

Posted On Kitab Nagri

# کافر

شیراز صندل (Sheeraz Sandal)

## EPISODE NO :1

وہ پہاڑ کی غار میں بچھے سیاہ کپڑے پر بزرگ عالم کے پاس ان کے سامنے بیٹھا تھا دونوں غار کی زمین پر  
بچھی سیاہ چادر پر چوکڑیاں مارے ایک دم خاموش بیٹھے تھے  
"بزرگ عالم سب کہتے ہیں کہ خدا بے نیاز ہے، وہ کسی چیز کا محتاج نہیں ہے اور پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ  
وہ دیکھ رہا ہے اگر کسی چیز کا محتاج نہیں تو یقیناً اس کی آنکھیں بھی نہیں ہوں گی اور اگر آنکھیں نہیں  
ہیں تو پھر وہ کیسے دیکھ رہا ہے؟  
سب کہتے ہیں کہ خدا ہماری دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے اگر اس کے کان ہی نہیں ہیں تو پھر وہ کیسے  
سنتا ہے؟

## Posted On Kitab Nagri

کہتے ہیں وہ "کن" کہتا ہے اور ہو جاتا ہے وہ بولتا کیسے ہے "

فضا میں محض اڑتے ہوئے چند پرندوں کی چھچھاہٹ کی آواز تھیں جو دونوں کی کانوں کے پردوں کو چھوتی بڑی مسحور کن لگ رہی تھی شاید وہ تھی ہی اتنی مسحور کن یا بس اُسے ہی موسیقی کے راگوں جیسی لگ رہی تھی، سرشار کر دینے والی، مزہ دیتی، لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیلا دینے والی، یا پھر یہ سب کچھ نہیں تھا بس اس کے اندر کا سکون تھا جو اسے آج سب کچھ اچھا لگ رہا تھا آخر زندگی کا اکلوتا خواب پورا ہونے جا رہا تھا جسے وہ آج سینچتا آیا تھا

مگر فی الوقت اس کے لئے ماحول میں خوشگواہی اور طبیعت میں بے کلی تھی، اور وہیں کہیں بزرگ عالم سے ملاقات کا سکون بھی، جن کی شخصیتِ حضر کو مرعوب کر رہی تھی، غار چونکہ پہاڑ کے اوپر تھی سو ٹریفک اور لوگوں کا شور شرابا بھی نہیں تھا، خاموشی اس قدر طاری تھی کہ سانس کی پیٹ میں جانے اور باہر آنے کی سنسناہٹ بھی صاف سنائی دے رہی تھی۔

خضر کی نظر مسلسل بزرگ عالم پر لگی تھیں جن کا بھاری جسم سانس لینے اور خارج کرنے کی سبب کبھی پھول رہا تھا کبھی سُکڑ رہا تھا، بزرگ عالم اپنی آنکھیں موندے ذکر اللہ میں مشغول تھے اور حضر اپنی آنکھوں میں ختی المقدور اپنے تمام سوال کنفرم کیے بیٹھا تھا، وہ صرف بزرگ عالم سے اجازت کا منتظر تھا اور پھر اس کا ایف ایم ریڈیو چالو ہونے والا تھا۔

ابھی کچھ دیر پہلے وہ بہت ساری باتیں کرنے کے بعد خاموش بیٹھے تھے باتیں کرتے کرتے بزرگ عالم نے حضر کو ہاتھ کے اشارے سے روکا اور خود چوکڑی مارے دونوں گٹنوں پر اپنی کلائیاں

## Posted On Kitab Nagri

ٹکائے ہاتھوں کو ڈھیلا چھوڑ کر اپنی آنکھیں بند کر کے بیٹھ گئے کہیں کھو گئے کہیں فضاؤں میں۔۔۔  
خلاؤں میں۔۔۔ یا کہیں اور۔۔۔ بہت دُور۔۔۔ بہت ہی دُور!

حضرت نے آہستہ سے کلائی کو حرکت دی اور رسٹ واپس سے وقت کا تعین کیا 25 منٹ گزر چکے تھے  
یوں خاموش بیٹھے، پہلے پندرہ منٹ تو حضرت اپنے سوال ترتیب دیتا رہا تھا کہ سارے سوالوں کو ایک ہی  
جست میں یا ایک ہی سوال بنا کر بزرگ عالم کے سامنے کیسے پیش کیا جائے، وہ ہر چیز پر دھیان دے  
رہا تھا کہ کون سی بات کب، کیسے اور کہاں رکھ کر پیش کی جائے، اس کا ردھم کیسے

بنایا جائے وہ ہر پہلو پر بہت غور کرتا رہا تھا اور اب وہ پچھلے دس منٹ سے سوالوں کو منہ کے دہانے  
پر روکے بیٹھا بزرگ عالم کو ہنوز دیکھتا جا رہا تھا۔۔۔  
سفید بال، گھنی سفید داڑھی، سفید شلوار قمیض پہنے ہوئے وہ گورے رنگ، نورانی چہرے والے  
بزرگ!

کہ تبھی بزرگ عالم نے بڑی آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولیں گھنی، لمبی، سنہری پلکوں کا شر پورا  
اٹھائے، گھٹنوں پر رکھے بائیں ہاتھ کو ہلا کر حضرت کو "بولو" کا اشارہ کیا تو وہ سیدھا ہو گیا اور بنا تمہید  
باندھے وہ سیدھا مدعے پر آگیا اور بزرگ عالم سے خدا کے متعلق سوال کرنے لگا

حضرت سوال پر سوال داغ رہا تھا یہ سوچے بنا کہ آیا اسے یہ تمام سوال ایک ساتھ پوچھنے چاہیے بھی  
تھے یا نہیں؟

اور بزرگ عالم اُسے خاموشی سے سنتے جا رہے تھے۔





## Posted On Kitab Nagri

وہ رقص کر رہا تھا، گول گول، صوفیانہ رقص۔۔۔ درویش والا رقص، گھیر دار سفید صوفیانہ لباس پہنے، گھومتے ہوئے جس کا گھیرا خوبصورت دائرہ بنا رہا تھا، سر پر سرخ لمبی ٹوپی، گھومتے ہوئے وہ باہیں پھیلانے، گردن ایک طرف لڑھکائے ہوئے وہ کہیں کھویا ہوا تھا، فضاؤں میں، خلاؤں میں یا کہیں اور بہت دور۔۔۔ بہت ہی دور!!

بھلے ہی اس کی آنکھیں بند تھیں مگر اس کی آنکھوں میں ارتعاش تھا، عجیب طرح سے لرزتی اس کی آنکھیں کچھ یوں محسوس ہو رہی تھ جیسے وہ آنکھیں کھولنا چاہ رہا ہوں مگر اپنی ہی آنکھوں کا بار نہ اٹھا پار رہا ہو جیسے آنکھوں پر کوئی وزنی چیز گری محسوس کر رہا ہو۔۔۔ یا جیسے وہ اپنی آنکھوں کو بند رکھنے کی جی توڑ کوشش کر رہا ہو مگر کوئی بیرونی قوت پورے جاہ و جلال کے ساتھ اس کی آنکھیں کھولنے کے درپے ہو اور بالآخر بیرونی قوت جیت گئی

ایک جھٹکے سے اس کی آنکھیں کھلیں اور برق رفتاری سے وہ لیٹے سے اٹھ بیٹھا، اپنے بیڈ پر بیٹھا اب وہ تیز تیز سانس لے رہا تھا اس کی آنکھیں یوں پھٹی ہوئی تھیں جیسے کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ لیا ہو، سیاہ جینز اور سفید آف شولڈر بنیان میں وہ ہنوز اپنا تنفس بحال کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا ماتھے پر پسینے کے قطرے اُڈ آئے تھے اور اس کے دونوں ہاتھ گداز گدے میں دھنسے ہوئے تھے کہ تبھی وہ ٹھٹکا تھا، ایک رنگ ٹون نے اس کا دھیان اپنی طرف مبذول کیا

بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے پیشانی نچھتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑے اپنے جدید طرز کے ٹچ فون کو اٹھایا اور کال پک کر کے موبائل کان سے لگالیا

"ہاں راج" اس نے بمشکل خود کو خواب سے حال میں لانے کی کوشش کی

## Posted On Kitab Nagri

"میں تیرا منہ توڑ دوں گا حضر! میں نے کہا تھا ناں کہ پورے نوبے تیار ہو کر میرے گھر پہنچ جانا، ساڑھے نو ہو چکے ہیں اور مجھے لگتا ہے تو ابھی تک سوئے سے نہیں اٹھا ہے؟" دوسری طرف سے راج کی پاٹ دار آواز نے حضر کے کانوں میں میٹھی خارش پیدا کر دی، وہ ہلکا سا جھنجھلایا اور موبائل کو کان سے ذرا دور ہٹا کر اس کی بقیہ بات سننے لگا جو کہ دور سے بھی صاف سنائی دے رہی تھی

"ہاں بس پہنچ رہا ہوں آدھے گھنٹے میں" فی الوقت جواب نہ آنے کی صورت میں حضر اپنے ماتھے پر شکن ابھارے فقط اتنا ہی بول پایا فی الحال وہ جھگڑے کے موڈ میں بالکل نہیں تھا جبکہ اس کے اتنے سے فقرے نے راج کو مزید غصہ دلا دیا

"ابھی بھی --- آدھے --- گھنٹے --- میں؟؟؟" ٹھہر ٹھہر کر ہر لفظ کو الگ الگ کر کے راج نے جملے کو اس طرح ادا کیا جیسے سارے جہان کی حیرت اسی ایک جملے میں سمو دی گئی ہو اور حضر تو نارمل انداز میں بات کرنے کے موڈ میں بھی نہیں تھا سو اس کے ماتھے کی شکنیں مزید گہری ہو گئی۔

"چل ٹھیک ہے 25 منٹ تو دے ناں یار! نہادھو کر ناشتہ کرنے میں اتنا وقت تو لگ ہی جائے گا" وہ نہ چاہتے ہوئے بھی منتی انداز میں بول پڑا جسے راج نے سرے سے نظر انداز کر دیا

"بڑی رعایت کی میرے دوست! آدھے گھنٹے سے سیدھا پچیس منٹ؟" وہ غصے سے مسکراتے ہوئے طنز کر رہا تھا جس پر حضر کا بالکل بھی دھیان نہیں تھا "خضر اگر آرٹ گیلری بند ہو گی ناں تو میں چھوڑوں گا نہیں تجھے، کیونکہ میری دلہن بھی وہیں ملے گی مجھے اور میری لاٹری بھی وہی نکلے گی"

"چلو ٹھیک ہے دماغ کا دہی مت بنا میرے" وہ اکتا کر بولا اور اگلے ہی پل فون کاٹ دیا

## Posted On Kitab Nagri

فون حضر نے واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور ناجانے کیوں اکتائی سی کیفیت میں بے اختیار ایک نظر اپنے کمرے میں دوڑائی تو اسے یہ کمرہ خواب والے بے رنگ کمرے سے بہت رنگدار خوبصورت اور پرکشش لگ رہا تھا، چاروں طرف نظر دوڑالینے کے بعد اس نے گہرا سانس لیا اور بائیں ہاتھ سے سر کھجاتا ہوا بیڈ سے اتر ا اور ہاتھ روم کی طرف چل دیا۔

... کھلے چھت والی سرخ فراری کالج کے پارکنگ ایریا میں آکر رکی، تو اس کی کشش نے سب کی نظریں جیسے بے اختیار کر کے خود پر گاڑھ لیں، ہر کوئی ایک نظر اس خوبصورت چمکدار فراری پر اور ایک نظر اپنی گاڑیوں پر ڈالتا مرعوب ہو رہا تھا

سیاہ، سفید، سرمئی، سرخ، نیلی، پیلی، نئی، پرانی، چھوٹی، بڑی، گندی، صاف ہر قسم کی گاڑیوں کی موجودگی میں بھی فراری کی ساخت اور سٹائل سب سے خوبصورت اور جدا تھا

اور جب سینکڑوں نظروں کا ایسا پروٹوکول ہو اور راج سٹائل سے انٹری نہ مارے یہ بھلا کیسے ہو سکتا تھا، لڑکے لڑکیوں کی نظریں فراری پر جمی دیکھ کر راج نے پل بھر کی بھی دیر کیے بناڈیش بورڈ پر بڑا سیاہ چشمہ اٹھایا اور اسٹائل سے پہنتا ہوا دروازے کے اوپر سے کود کر باہر نکلا تو بال بال گرنے سے بچا، قدم لڑکھڑا گئے تھے کیوں کہ ہاتھ بری طرح سٹیرنگ سے ٹکرایا تھا اور چھلانگ لگاتے ہوئے پورے جسم کا توازن بگڑا تھا

## Posted On Kitab Nagri

"سٹائل مار سٹائل --- سٹائل کے چکر میں چاہے سارے دانت باہر آجائیں" اسٹیئرنگ کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا عثمان ہنستے ہوئے طنز کیے بغیر نہ رہ سکا

"کمینہ اسٹائل میں ہی مرے گا اس کے مرنے پر اس کے تابوت پر لکھواؤں گا" سٹائلش دیتھ " (stylish death)، اور پھر پورے گاؤں کو سجا کر تیری دیتھ (موت) کی خوشی میں پارٹی بھی رکھوں گا" یہ حضر تھا جو اپنی ہی گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھا آج کو مزید زچ کر رہا تھا اور وہ ہو بھی رہا تھا

راج نے فوراً چشمہ اتارتے ہوئے گردن گھمائی اور دونوں پر طیش بھری نظریں ڈالتے ہوئے بولا

"تم دونوں کے مرنے پر پورے شہر کو پارٹی دوں گا کم ظرفو!"

"ہنہ --- کام کانہ کاج کا دشمن اناج کا، جیب میں دھیلا نہیں اور چلا ہے پورے شہر کو پارٹی دینے"

عثمان نے طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے راج کا مذاق اڑایا تو اس سے پہلے کہ راج کوئی جواب دیتا حضر بول پڑا

"یار عثمان! مجھے تیری اس بات پہ بہت غصہ آتا ہے"

"کس بات پر؟" وہ ذرا متعجب ہو کر پوچھنے لگا

"یہ جو تُو آدمی کہاوت بولتا ہے" خضر ذرا کی ذرا رُکا اور پھر بولا

"بول --- کام کانہ کاج کا --- دشمن مفت کے اناج کا"

اور دونوں نے فلک شگاف قہقہہ لگایا

## Posted On Kitab Nagri

"مطلب یہ کہ دونوں طرف سے گھیر اڈال لیا اسے، ایک تو کام کانہ کاج کا۔۔۔۔۔ اوپر سے دشمن۔۔۔۔۔ اور وہ بھی مفت کے اناج کا" عثمان بمشکل اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے خضر سے مخاطب تھا اور جملے کے اختتام پر ایک دفعہ پھر قہقہوں کی آوازیں سارے میں گونجنے لگیں، جو راج کو آتش فشاں بنا گئیں مگر فی الوقت کمال ضبط سے کام لیا تھا راج نے، اپنا مزید تماشا وہ بھی سب کے سامنے بنوانے سے بچتے ہوئے وہ نخوت سے پاؤں پٹختا عمارت (اندر) کی طرف چل پڑا، پیچھے سے وہ بھی ہنستے ہوئے گاڑی سے اترے اور راج کے پیچھے پیچھے ہو لیے۔

وہ تینوں کالج آرٹ گیلری میں داخل ہوئے تھے جہاں کالج کے تمام پینٹر سٹوڈنٹس نے اپنی اپنی کمال مہارت سے بنائی پینٹنگز نمائش کے لیے لگائی تھیں، کالج کے ایک بڑے ہال کو آرٹ گیلری کے طور پر سجایا گیا تھا، حال کافی بڑا تھا جو چوڑائی میں کم اور لمبائی میں زیادہ تھا۔ جس میں دونوں اطراف لمبی قطاروں میں پینٹنگز رکھ دی گئی تھیں، تاکہ اگر کوئی شخص بنار کے تمام پینٹنگز کو دیکھنا چاہے تو چلتے چلتے پینٹنگز پر نظریں دوڑاتا جائے۔

آرٹ گیلری ہال میں لڑکے لڑکیوں کا ایک جم غفیر تھا جو محض طلباء و طالبات نہیں تھے، بلکہ کالج سے لا تعلق افراد کو بھی کالج آرٹ گیلری کا دورہ کرنے کی اجازت مل چکی تھی جو تمام پینٹر اسٹوڈنٹس نے خاص درخواست پر لی تھی تاکہ وہ اپنے بہن بھائیوں اور کزنز وغیرہ کو بھی بلا کر اپنے فن کے نمونے دکھا سکیں۔



## Posted On Kitab Nagri

ہال میں اتنا رش تھا کہ تمام سٹوڈنٹس نئے نئے رنگ برنگے کپڑوں میں ملبوس ہزاروں رنگوں کے ستاروں کی مانند دکھائی دے رہے تھے یا یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ ہزاروں رنگوں کے مختلف پھولوں کی مانند دکھائی دے رہے تھے اور پھول بھی وہ جو جنت میں کھلتے ہوں۔

چاروں اطراف حُسن ہی حُسن پھیلا تھا، ہنس، مذاق، اپنائیت بھرا غصہ، قہقہے اور ہال میں لگی بتیوں کی روشنیاں ہی روشنیاں سب مل کر بڑا دلکش منظر پیش کر رہے تھے۔

....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

[www.kitabnagri.xyz](http://www.kitabnagri.xyz)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

ابھی وٹس اپ کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

## Posted On Kitab Nagri

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

whatsapp \_ 0335 7500595

وہ تینوں چلتے چلتے اطراف کا جائزہ لیتے تمام پیٹنگز پر طائرانہ نظر دوڑاتے خوبصورت، شوخی، چنچل لڑکیوں کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھتے جا رہے تھے، تینوں بالکل خاموش تھے کیونکہ یہ وقت زبان نہیں آنکھیں استعمال کرنے کا تھا جو وہ باخوبی کر رہے تھے اور چلتے چلتے تینوں کچھ شرارتیں کرتے لڑکوں سے ٹکرائے اور بھیڑ میں گم ہو گئے، تینوں کو ایک دوسرے کی ہوش نہیں تھی بس اپنی ہی دُھن میں یہاں وہاں نظریں دوڑاتے چلتے جا رہے تھے۔

مگر خضر مسلسل پیٹنگز پر ہی نظریں ڈالتا چلا جا رہا تھا کمال مہارتوں سے بنائی گئیں شاندار پیٹنگز جو خضر کو شاید بالکل بھی پسند نہیں آرہی تھیں وہ پیٹنگز کو سمجھتا تھا شاید اس لیے کوئی پیٹنگ ابھی تک اسے بھائی نہیں تھی ورنہ پیٹنگ تو ایک سے بڑھ کر ایک تھی۔

"یار خضر! لگتا ہے تُو نے یہاں آکر وقت ضائع کیا اپنا" .. سر جھٹکتے ہوئے وہ یہ سوچتا ہوا چند قدم آگے بڑھا ہی تھا کہ تبھی اس کی نظر بائیں طرف رکھی گئی ایک پیٹنگ پر پڑی، وہ اتنی دلکش اور شاندار تھی کہ اس کے قدم اور نظریں وہیں منجمد ہو گئیں، وہ پلکیں جھپکنا بھول گیا تھا اور پاؤں خود بخود پیٹنگ کی طرف مڑ گئے تھے جیسے کسی بیرونی قوت نے زبردستی اُسے اس طرف دھکیلا ہو، وہ بے خود سا ہو کر اس پیٹنگ کے پاس آکر رُکا، وہ دونوں ہاتھ باندھے مبہوت سا اس پیٹنگ کو

## Posted On Kitab Nagri

دیکھے جارہا تھا دونوں ہاتھ باندھے ایک ہاتھ کی دو انگلیوں کو تھوڑی کے نیچے جمائے وہ پُر شوق نظروں سے اسے تکتا رہا کہ اسے مسلسل اس پینٹنگ کی طرف متوجہ پا کر پاس کھڑے لڑکیوں کے گروپ میں سے ایک لڑکی اپنی باتیں چھوڑ کر حیرت بھری نظروں سے خضر کو دیکھنے لگی، جب سب لڑکیوں نے اپنی سہیلی کی نظروں کا تعاقب کیا تو وہ بھی اس ہینڈ سم جو ان لڑکے کو دیکھنے لگی جو دیکھنے میں کوئی شہزادہ لگتا تھا۔

بھرپور وجاہت، کلین شیو کیا ہوا چہرہ، گندمی رنگت کے ساتھ دلکش تیکھے نقوش، بڑی گہری سیاہ آنکھیں اور سیاہ بال جو بے حد گھنے، سلکی، لمبے مگر کندھوں سے تھوڑے اوپر تھے جنہوں نے پوری گردن ڈھانپ رکھی تھی، الٹی مانگ نکالے اپنے سر کے اطراف کے بال بے حد سلیقے سے اپنے کانوں کے پیچھے سیٹ کیے وہ اس قدر پیارا لگ رہا تھا کہ اس سے نظریں ہٹانا مشکل تھا۔

"سر! میں آپ کو اس پینٹنگ کے بارے میں گائیڈ کرتی ہوں" ایک پیاری سی آواز اس کے کانوں میں گونجی مگر اسے نا جانے پینٹنگ میں ایسا کیا مل گیا کہ اُس نے گردن گھما کر لڑکی کی طرف دیکھنا گوارا نہ کیا

"ضرورت نہیں ہے" حضرنے بنا اس کی طرف دیکھے نرمی سے جواب دیا جیسے وہ سب کچھ سمجھ گیا ہو اس پینٹنگ کے بارے میں یا پینٹنگ خود بول کر اسے اپنی خاصیت بتا رہی ہو، اپنا مطلب سمجھا رہی ہو، ایک پل کو "وہ" اور اس کے ساتھ کھڑی ساری لڑکیاں بھی کھٹکھٹی تھیں،

\*\*\*\*\*

پھر اپنے چہرے کے حیرت زدہ تاثرات نارمل کرتے ہوئے وہ واپس اس کی طرف متوجہ ہوئی

## Posted On Kitab Nagri

"سر! کیسی لگی آپ کو یہ پیٹنگ؟" اس نے پھر سے مسکراتے ہوئے اسی سادگی سے سوال کیا "بڑی شاندار، بہت ہی زبردست" الفاظ تو جیسے پھسل کر اس کے منہ سے نکلے تھے دل تو پیٹنگ کے لئے خوب رطب اللسان تھا مگر فوراً تعریف کیلئے اس سے اچھے الفاظ دستیاب نہیں تھے اور خضر کے وارفتگی میں کہے گئے ان الفاظ میں اتنی ستائش تھی کہ اس لڑکی کو لگا جیسے خضر اس پیٹنگ کو اس سے زیادہ سمجھ گیا ہے وہ اس استعجاب سے اسے دیکھنے لگی

... جبکہ خضر تو اس پیٹنگ میں ڈوب چکا تھا اور کیسے نہ ڈوبتا وہ تھی ہی اتنی دلکش کہ پیٹنگ کا ذوق اور سمجھ رکھنے والے کے سوا کوئی اسے نہیں سمجھ سکتا تھا، خضر پیٹر تو نہیں تھا مگر پیٹنگ کا شوق ضرور رکھتا تھا۔ کلر سلیکشن کو خوب سمجھتا تھا رنگ بڑی مہارت سے بھرے گئے تھے۔۔۔۔۔ کچھ کمی نہیں تھی پیٹنگ میں نہ ہی رنگوں کی زیادتی تھی

وہ کینوس پر نظریں جمائے کھڑا تھا اور گروپ میں کھڑی لڑکیوں کی تعجب بھری نظروں کے حصار میں تھا۔۔۔۔۔ مگر چاروں طرف سے بے خبر، بے نیاز۔۔۔ وہ سمجھ نہیں پار ہی تھیں کہ اس ہینڈ سم کو کیا دکھا ہے اس پیٹنگ میں جو وہ پلک بھی نہیں جھپک رہا، اب وہ حیرت سے ایک دوسرے کے چہرے تکتے لگی تھیں۔

کینوس پر آگ بھڑک رہی تھی جو کینوس پر براہ راست لگی معلوم ہوتی تھی کلر ز اس قدر مہارت سے بھرے گئے تھے کہ خضر تو پیٹنگ کو چھو کر دیکھنا چاہتا تھا مگر آگ میں ہاتھ جل جانے کے خوف سے خود پر ضبط کئے ہوئے تھا وہ یوں گھبرا رہا تھا جیسے وہ پیٹنگ نہیں حقیقت ہو۔۔۔ وہ صرف آگ

## Posted On Kitab Nagri

نہیں آگ کا دریا تھا جس میں سے ایک ہاتھ پنجا بنائے آسمان کی طرف اٹھا ہوا تھا جیسے پانی میں ڈوبنے والا خود کو بچانے کی غرض سے ہاتھ پانی سے باہر نکال کر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ ہاتھ کی رنگت سانولی تھی مگر اس پینٹنگ میں ایک عجیب بات یہ تھی کہ اس میں روشنی کا بنا ہوا نور پھیلاتا ایک مجسم ہاتھ آسمان کی چھت پھاڑ کر زمین کی طرف اتر رہا تھا جیسے آگ کے دریا میں ڈوبتے شخص کو تھام لینا چاہتا ہو۔

جیسے بڑے سے کاغذ یا اخبار کو مرتبان کے سرے پر لگا دیا جائے اور اوپر سے ہاتھ مار کر کاغذ کو پھاڑ دیا جائے اس تصویر میں آسمان بھی ویسا ہی پھٹا ہوا دکھائی دے رہا تھا جیسے مجسم نورانی ہاتھ آسمان نہیں نیلے کاغذ کی تہ پھاڑ کر نیچے کی جانب لپکا ہو۔

پینٹنگ کے اوپری حصے میں سفید روشنی اور نور ہی نور تھا جو ہاتھ کے اطراف میں پھیلا تھا جیسے وہ ارد گرد سے روشنی مجتمع کر کے ہاتھ بنا ہوا ہاتھ سے نکلی شعاعیں چاروں اطراف روشنی پھیلا رہے ہو۔۔۔ جبکہ مٹی کے بنے سانولے ہاتھ کے ارد گرد آگ ہی آگ اور اس کی سرخی تھی جو نچلے حصے میں پانی کی صورت بہتی دکھائی دے رہی تھی اور دونوں ہاتھوں کے بیچ کا فاصلہ چند انچ رکھا گیا تھا جو بنانے والے نے اپنے تصور کے تحت تو چھوڑا تھا۔

خضر کو اس پینٹنگ میں اپنا آپ محسوس ہوا تھا جو آگ میں ڈوب رہا تھا، دنیا کی آگ میں۔۔۔ جو آج بھی اس کے لیے مسلسل تکلیف دہ تھی جیسے پہلے دن۔ اور یہ عجیب سونا تھا جو اتنے سالوں سے بھٹی میں جھونک دینے کے باوجود ابھی تک کندن بننے میں نہیں آیا تھا۔۔۔ طعنے، فتوے، گالیاں، ماریں،



## Posted On Kitab Nagri

ٹھو کریں، تکفیر، تضحیک، تذلیل --- یہ سب کچھ تو جیسے اس کی زندگی کا اہم حصہ بن چکے تھے جو اسے مسلسل خوراک اور نیند کی طرح لینے پڑتے تھے۔

مگر اس پینٹنگ کو دیکھ کر اس میں موجود نورانی ہاتھ دیکھ کر اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے تمام خواب پورے ہونے والے ہیں ہر سوال کا جواب ملنے والا ہے، تمام مشکل ہونے والی ہے اور ہر تکلیف کا ازالہ ہونے والا ہے۔ آنکھوں میں راحت، چہرے پر اطمینان اور دل میں عجب سا سکون اتر آیا تھا جو اسے خوشیوں کی نوید سنار ہاتھ اور وہ سرشار ہو رہا تھا۔

وہ محسوس کرنے لگا تھا کہ خدا سے ہاتھ بڑھا کر تھام لینے والا ہے۔

"بڑی زبردست پینٹر ہیں آپ! نام کیا ہے آپ کا؟" بر جستگی سے بولتے ہوئے اس نے گردن گھمانے کی زحمت کی اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"ارے نہیں --- سر! یہ میں نے نہیں بنائی، ہماری ایک دوست ہے "پوجا" وہی ایسی سادہ اور

عجیب و غریب مگر نہ سمجھ آنے والی پینٹنگز بناتی ہے، ویسے میرا نام نیہا ہے نیہا پٹیل!" مسکرا کر جواب

دیتے ہوئے فطری جذبات کے ہاتھوں مجبور اس نے اپنا نام ہنڈ سم مرد کو بتاتے ہوئے بڑی خوشی

محسوس کی، خضر بھی جو اب اچھیکا سا مسکرا دیا تھا، اس نے واپس گردن اس پینٹنگ کی طرف موڑی اور

پھر اسے ستائشی نظروں سے دیکھنے لگا

"آشاء"

خضر نے ذرا سا جھک کر اس پینٹنگ کا کیپشن پڑھا تھا: "واہ"

## Posted On Kitab Nagri

تعریفوں سے بھرپور لفظ نے ایک مرتبہ پھر منہ کا دہانہ پار کر کے سب کو متعجب کیا، خضر کا منہ ابھی کھلا تھا کہ اس نے قیمت پر سوال کر دیا

"یہ بک چکی ہے سر" نیہانے کندھے اُچکاتے ہوئے فوراً جواب دیا

"کیا؟؟؟ بک چکی ہے؟؟ کب؟؟ کس نے خریدی؟؟" کہاں ہے وہ شخص؟؟؟

پریشانی نے تو جیسے ایک دم ہی اسے گھیر لیا تھا وہ کوفت سے بولا اور بولتا چلا گیا۔۔۔ "اور آپ کب سے خاموش کھڑی ہیں میرے پاس، کم سے کم بتائیں تو سہی کہ بک چکی ہے"

نیہا کی بات سنتے ہی اس کے دماغ نے تو جیسے کام ہی کرنا چھوڑ دیا تھا غصہ جیسے پہلے ہی ناک پر رکھا تھا جو خلاف توقع بات سنتے ہی اپنی اصل کو آن پہنچا

"سرا تناغصہ کرنے کی کیا بات ہے؟ ہم خریدار کو بلا دیتی ہیں آپ انہی سے بات کر لیجئے گا" نیہانے اپنی طرف سے اسے مطمئن کرنا چاہا، اور پاس کھڑی ستارہ کو اشارے سے خریدار کو بلانے بھیجا جو فوراً سے بیشتر چلتی بنی۔

خریدار تشریف لایا تو دونوں نے مسکراتے ہوئے زبردست مضبوطی سے ہاتھ ملایا، ہاتھ ملاتے ہیں دونوں کو ایک دوسرے کی طرف سے مثبت تاثر آیا تھا، جولا شعوری تھا۔

"سریہ پنٹنگ مجھے بے حد پسند آئی ہے، پلیز آپ اس پنٹنگ کو مجھے بیچ دیں، میں آپ کو دو گنا قیمت دینے کے لیے تیار ہوں" خضر نے بنا تمہید باندھے، بغیر قیمت پر بحث کیے بات شروع کی اور پنٹ کی کچھلی جیب سے بٹوانکا لے کر اسے دیکھنے لگا

## Posted On Kitab Nagri

"قیمت کی بات نہیں ہے یار! مجھے اچھی لگی تو میں نے خرید لی، اتنی پیٹنگز ہیں یہاں، آپ کوئی اور خرید لیں" اس نے ایک نظر پیٹنگ کی طرف دیکھتے ہوئے ہیں خضر کو مفت کے مشورے سے مستفید کیا، اصل میں اسے بھی اتنی ساری پیٹنگز میں سے یہی ایک جاندار لگی تھی اس کی خوبصورتی اور رنگوں کی مہارت اسے خوب بھائی تھے۔

"آپ تین گنا قیمت لے لیں" نہ چاہتے ہوئے بھی خضر کا انداز التجائیہ ہو گیا وہ ہر قیمت پر اس پیٹنگ کو خرید لینا چاہتا تھا، منہ مانگی قیمت دینے کے ساتھ اگر اسے پاؤں بھی پکڑنے پڑتے تو وہ یقیناً اس کا بھی فیصلہ کر چکا تھا مگر فی الحال وہ زبان سے بات کرنے کو ترجیح دے رہا تھا

"ارے یار جب میں بیچنا ہی نہیں چاہتا تو کیوں ضد کر رہے ہو؟" وہ مسکراتے ہوئے ہلکا سا تلخ ہوا۔

وہ بھی اس پیٹنگ کو نہیں بھیجنا چاہتا تھا، بھلے ہی اسے اس پیٹنگ کی سمجھ نہیں آئی تھی مگر اس تصویر کی کشش نے اسے یہ خریدنے پر مجبور کیا تھا مگر خضر کی تو جیسے اس پیٹنگ میں جان اٹک گئی تھی۔

"چار گنا قیمت دیتا ہوں میں آپ کو" خضر نے اس کے لالچ کو بڑھاوا دینے کی کوشش کی تو سب کی گردنیں ایک دم خضر کی طرف گھومی تھیں اور اس شخص نے بھی حیرت زدہ نظروں سے خضر کا چہرہ پڑھنے کی کوشش کی جس پر صرف التجائیہ تاثرات رقم تھے، سبھی خیران تھے کہ آیا یہ لڑکا پاگل تو نہیں؟؟؟ اتنا ہینڈ سم اور دماغ سے غائب!!!

نیہا اور ستارہ نے تو اسے پاؤں سے دیکھنا شروع کیا اور سر تک ایکسرے کر ڈالنا۔۔



## Posted On Kitab Nagri

"بتاؤ یار! کیا دیکھا ہے اس پینٹنگ میں؟" اس نے اپنی بات دہرائی چونکہ وہ حضر سے دو ایک دو سال بڑا تھا اس لیے وہ یار یار کہہ کر بات کر رہا تھا، جبکہ خضر اُسے "آپ آپ" کہہ کر... بے دھیانی میں اسے کسی غیر شخص کا یار کہہ کر پکارنا اچھا لگ رہا تھا

"میں پانچ گنا کی قیمت دینے کے لیے تیار ہوں" وہ ہر طرح سے اسے منالینا چاہتا تھا وہ ڈٹ چکا تھا جبکہ خریدار حیران تھا کہ سوال کچھ پوچھ رہا ہوں جواب کچھ دے رہا ہے

"ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، لیکن ---- یہ تو بتاؤ ---- ہے کیا اس پینٹنگ میں؟ جو پانچ گنا قیمت دینے کے لیے تیار ہو؟"

اس نے بڑے تعجب بھرے لہجے میں استفسار کیا تب تک پینٹنگ کے گرد کافی زیادہ رش بڑھ چکا تھا سب لوگ بڑے تجسس کے ساتھ دونوں کی ڈیل دیکھ اور سن رہے تھے خریدار نے "پانچ گنا" پر خوب زور دیتے ہوئے پوچھا تھا جبکہ نیہا اور ستارہ تو بیہوش ہونے کو تھیں کہ انہوں نے کیوں اتنی جلدی پینٹنگ بیچ دی وہ بھی ایک نارمل قیمت پر، وہ پوچھا کہ گھریلو حالات سے باخوبی واقف تھیں کہ پوچھا کو پیسوں کی کتنی ضرورت رہتی ہے۔۔۔ اور پوچھا کی پینٹنگ کی اصل قیمت سے بھی 5 گنا زیادہ قیمت وہ شخص لے رہا تھا جو یقیناً بڑا قسمت والا تھا، اُس پر نٹنگ کا پہلا خریدار۔

"سمجھا نہیں پاؤں گا" بے حد مختصر سا جواب دے کر خضر نے بات ختم کی اور قیمت پوچھ کر پانچ گنا قیمت اس شخص کو تھمائی اور ایک جاندار مسکراہٹ چہرے پر سجائے ہوئے اس نے بٹوا واپس ہپ پاکٹ میں رکھ دیا، ارد گرد کھڑے تمام اسٹوڈنٹس بے حد حیرانگی سے خضر کو دیکھ رہے تھے انہیں بھی اس کی دماغی حالت پر خرابی کا گمان گزرا۔



## Posted On Kitab Nagri

نہا اور ستارہ تو جیسے رو دینے کو تھیں کہ دس ہزار کی پیٹنگ کے بدلے وہ شخص پچاس ہزار لے گیا مگر خضر کے لیے یہ رقم معمولی سے بھی بہت کم تھی جیسے اس کے پاس ایک لاکھ روپے ہوں اور وہ دو روپے کسی فقیر کو دے دے،

مگر نہا اور ستارا کو یقین ہو گیا کہ بندہ عقل سے پیدل ہے سستی سی پیٹنگ کو اتنا مہنگا کر کے خرید لیا

تبھی عثمان نے اسے بازو سے کھینچا اور دو قدم پرے لے جا کر اور اس کے کان میں گھس کر بولا "ابے پاگل ہے کیا؟" ابھی عثمان نے اتنا ہی کہا تھا کہ راج ٹپک پڑا اور عثمان کو ہٹا کر خود کان میں آگھسا

"پانچ گنا قیمت؟ گدھے کو دو ہاتھ مار اور آدمی قیمت پر خرید لے" راج نے غصہ ضبط کرتے ہوئے سرگوشی کی تو خضر نے فقط مسکرا کر انے پر اکتفا کیا

پانچ گنا قیمت لے کر وہ شخص جاچکا تھا جبکہ لڑکیوں کا گروپ پیٹنگ کے پاس کھڑا کھسر پھسر کرنے لگا جو نمائش ختم ہونے تک یہیں رہنے والا تھا

"ہے کیا اس پیٹنگ میں جو تو نے پانچ گنا قیمت پر خرید لی؟ دو ہاتھ --- آگ اور روشنی --- بس !!! ہے وقوف شراب کی بوتلوں کے ڈھیر لگ سکتے تھے اتنے پیسوں میں "خدا ہی چپ کرائے تو کرائے راج کو، ورنہ کون مائی کالا پیدا ہوا تھا جو راج کو خاموش کروا سکتا۔۔ خضر نے راج کی فضول بکو اس کو نظر انداز کر دیا

## Posted On Kitab Nagri

"یہ پینٹنگ میرے ذوق سے کہیں زیادہ شاندار ہے، ہر لحاظ سے مکمل اور باکمال ہے یہ پینٹنگ اور یقیناً پینٹنگ والی بھی "پینٹنگ کی تعریف کرتے ہوئے وہ بے اختیار مسکراتا ہوا پینٹنگ بنانے والی کے ان دیکھے چہرے کو تصور میں دیکھنے لگا تھا۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

[www.kitabnagri.xyz](http://www.kitabnagri.xyz)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

## Posted On Kitab Nagri

whatsapp \_ 0335 7500595

کلاس روم میں اُدھم مچا ہوا تھا، تمام طلباء و طالبات کلاس میں خوب مستیاں کر رہے تھے کلاس روم میں ڈیسک تین قطاروں میں لگے تھے درمیانی کی تار کے آخری لمبی ڈیسکوں پر پانچ چھ لڑکے کالج یونیفارم میں ملبوس ایک دوسرے کو جگتیں لگا رہے تھے اور قہقہے لگاتے اور شغل میلہ لگاتے کاغذ کے جہاز کو کلاس روم کی دنیا میں پرواز کروا رہے تھے جن کی لینڈنگ نہیں ہوتی تھی وہ ہمیشہ کریش ہی ہوتے تھے اور یہ عمل مسلسل جاری تھا اور کافی دیر سے جاری تھا

بائیں طرف کے ڈیسکوں میں فرنٹ سائیڈ پر بیٹھی لڑکیاں چیونگم کو (مونہوں میں لیے) دانتوں کی چگلی کی سزا سناتے ہوئے ہنسنے کھیلنے میں مشغول تھیں۔

دائیں طرف کے آخری ڈیسک پر بیٹھا ایک معصوم سالڑکا، کانوں میں انگلیاں ٹھونسے کتاب سامنے رکھ کر سبق یاد کرنے میں مصروف تھا مگر ارد گرد کے شور کی وجہ سے اس کے چہرے کے تاثرات کوفت زدہ دکھائی دے رہے تھے

اور ڈانس کے پاس کچھ لڑکے شغل میلہ کرتے ہاتھ پائی کرتے جھگڑ رہے تھے اور ہنستے ہوئے ایک دوسرے کو پسپا کرنے کی جہد میں ہلکان ہوئے جا رہے تھے جبکہ کچھ سٹوڈنٹس تو کلاس روم سے فرار گھوم پھر کر اور کچھ کالج کنٹین میں بیٹھ کر موجیں منا رہے تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

یہ BA پارٹ 2 کی کلاس تھی اور کلاس میں آج کوئی ٹیچر نہیں آیا تھا اردو کا پیریڈ تھا اور پروفیسر صاحب چھٹی پر تھے

درمیانی روکے دوسرے ڈیسک پر تینوں سہیلیاں بیٹھی باتوں میں مصروف تھی، وہ بھی اس طرح باتوں میں مصروف نظر آرہی تھیں جیسے فساد عورت۔

عورتیں کبھی کسی کی چغلیاں کرتی نظر آتی ہیں تو کبھی کسی کی، لیکن ایسا کچھ نہیں تھا فساد نظر آنے میں اور فساد ہونے میں بڑا فرق ہوتا ہے۔

نیہا سدرہ اور ستارہ تینوں کی سہیلیاں تھیں، وہ دونوں ڈیسک کے بیچ پر بیٹھی تھیں جبکہ سدرہ اوپر کتاب رکھنے کی جگہ پر

کہ تبھی ایک کتاب ٹھک کرتی اسی ڈیسک پر رکھی گئی جس کی آواز نے تینوں کی دھڑکنیں زیر زبر کر دیں

Kitab Nagri

آواز اچانک اور غیر متوقع تھی جس نے تینوں کے دل میں چھت گرنے کا خوف پیدا کر دیا تھا "لوجی یہ ناول بھی مکمل ہوا" پوجا شرمنا نہیں آتے ہی فقرہ داغے ہوئے انہیں اپنی طرف متوجہ کیا اور ان کے اڑے ہوئے رنگوں کے مزے لیتی مسکرانے لگی، پوجا نے انہیں ڈرانے کی خاطر ہی کتاب پوری قوت سے ڈیسک پر ماری تھی

"آکر پہلے دعا سلام کرو، پھر جو بات ہو وہ بتاؤ۔ ایسے کتاب پٹخ کر ڈرانے کی کیا ضرورت ہے؟" سدرہ سینے پر ہاتھ رکھے اپنے حواس کو قابو کرتے ہوئے بولنے لگی کتاب ڈیسک پر فخر کرنے کی وجہ سے وہ

## Posted On Kitab Nagri

سب سے زیادہ گہرائی تھی کتاب ڈیسک پر اچانک پٹخنے کی وجہ سے وہ سب سے زیادہ گہرائی تھی بھلے ہی کلاس روم میں شور تھا مگر کتاب پٹخنے کا انداز بھی جارحانہ تھا

"بہادر بن میری بہن!!!-----بہر حال---بڑا شاندار ناول ہے یہ، پہلے کیوں نہیں دیا مجھے؟" پو جانے پہلے سدرہ کو بہادر بننے کا مشورہ دیا پھر نیہا اور ستارہ کی طرف دیکھنے لگی۔

"تو نے سارا پڑھ لیا ایک ہفتے میں؟ یا چند صفحاتوں پر سرسری سی نظر دوڑا کر واپس لے آئی ہو؟" ستارہ بے یقینی سے پوچھتا چھ کرنے لگی اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ پو جانے اتنی موٹی سات سو صفحات کی کتاب ایک ہفتے میں کیسے ختم کر لی۔۔۔ کالج بھی آتی ہے، اپنے دو بہن بھائیوں کو بھی پڑھاتی ہے، گھر کے کام، رات کی نیند، سارا وقت تو انہیں کام میں صرف ہو جاتا ہے پھر اس نے ایک ہفتے میں کتاب کیسے ختم کر لی وہ حیرت سے پوچھا کو دیکھ رہی تھی اور ساتھ بیٹھی نیہا اور سدرہ بھی۔

"جب بھی وقت ملتا پانچ منٹ، دس منٹ فوراً پڑھنے بیٹھ جاتی رہی ہوں، رات کو کم ہی سوتی رہی ہوں اور باقی نیند کا وقت ناول پڑھنے میں لگا دیا اسی لیے اتنی جلدی ختم کر لیا" پو جانے ساری تفصیل کندھے اچکاتے ہوئے ان سے چار جملوں میں بیان کر دی

"کیا بات ہے! اتنی مصروفیات کے باوجود اپنے لئے وقت نکالا یہ تو بڑی مہارت کی بات ہے" نیہا تعریف کیے بنا نہ رہ سکی، پو جا کو تعریف سن کر خوشی ہوئی مگر اس نے فوراً بات کا رخ دوسری طرف موڑ دیا

"بڑا زبردست مصنف ہے! کس کس ٹاپک کو چھیڑا ہے اسنے، میں تو بڑی حیران ہوں پڑھ کر" پتہ نہیں پو جا اپنا کو منٹ دے رہی تھی یا ناول کے متعلق انہیں اکسار ہی تھی کہ اس سے اس کتاب کے



## Posted On Kitab Nagri

متعلق کوئی بھی سوال پوچھا جاسکتا ہے وہ تیار ہے مگر اگلے ہی لمحے سدرہ نے اس کی خواہش پر پانی پھیر دیا

"ہاں بڑا شاندار مصنف ہے، پہلی کتاب ہے یہ اس کی دوسری بھی آرہی ہے لیکن دو ہفتے بعد "سدرہ نے تو کافی معلومات دبا رکھی تھی مگر مگر سنتے ہی پوچھا ٹھس ہو گئی، وہ سمجھتی تھی اس کتاب کی معلومات اس سے زیادہ اور کسی کے پاس نہیں ہوگی مگر کسی نے اس کے اندر کی بات کو سمجھا ہی نہیں۔ یہ سدرہ تھی جس نے ساری سوچ کا فور کر دی

"کتنی اچھی کتاب ہے نا اس کی ہر کہانی، ہر مکالمے میں الگ ہی مزہ اور پرفیکشن ہے۔۔۔ ہے نا؟" پوچھا کے علاوہ نیہا اور ستارہ نے بھی پڑھ رکھی تھی یہ کتاب سو سدرہ سوال کرتے ہوئے سب کو تائید طلب نظروں سے دیکھنے لگی

"ہاں! وہ تو ہے، جتنی تعریف کی جائے اتنی کم ہے، ویسے ہمارے شہر میں ایسے لکھاری پیدا نہیں ہوتے" پوچھا تاسف سے کہتی ہوئی ڈیسک پر پڑی کتاب پرے دھکیل کر سدرہ کے برابر بیٹھ گئی

"ارے یہ اسی شہر کی پیداوار ہے" نیہا نے برجستہ دخل اندازی کرتے ہوئے بتایا

"کیا؟؟ واقعی؟؟" پوچھا دیدے پھاڑے بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی جو آنکھیں پٹیٹاتے ہوئے موم کی گڑیا معلوم ہو رہی تھی، ایک پل کو تو تینوں نے دل ہی دل میں اس کی خوبصورتی کو خوب سراہا تھا

"ہاں جی! اور یہ حضر جمال کی پہلی کتاب ہے جو تین سال پہلے شائع ہوئی تھی اور مارکیٹ میں تھکا چا دیا تھا اس ناول نے" سدرہ نے چہرے پر آئی لٹک کو انگلی پر بل دیتے ہوئے سب کی معلومات میں اضافہ کیا پوچھا کی طرح نیہا اور ستارہ بھی ناولز کی بڑی شوقین تھیں مگر زیادہ تر خواتین ڈائجسٹ ہی پڑتی

## Posted On Kitab Nagri

تھی مگر سدرہ ان تینوں سے زیادہ دیوانی تھی ناولز کی جو ناول پڑھنے کے علاوہ اس کے متعلق ہر چیز پر پوری تحقیق بھی کرتی تھی۔۔۔ ناول اور ناول کے مصنف یا مصنفہ اور ان کی بائیو گرافی، ان کی تمام کتابیں، شائع ہونے کی تاریخ اور مواقع وغیرہ ہر طرح کی معلومات حاصل کرنا اپنا فرض سمجھتی تھی

"ارے واہ!" پو جانے بے اختیار تعریف کی اور کچھ توقف کے بعد پھر بولی

"اچھا جو کتاب دو ہفتے بعد آرہی ہے مارکیٹ میں اسے فوراً ہی خرید لیں گے۔۔۔ ایسی شاندار کتاب کو تو شائع ہونے سے پہلے ہی پڑھ لینا چاہیے" پو جاکر اس بات پر سب بے ساختہ ہنسنے لگ گئیں

"ہاں بات تو تم نے سچ کہی پو جالیکن کاش ایسا ممکن ہوتا تو میں آج ہی وہ ناول خرید لیتی اور رات و رات ختم کر لیتی جو دو ہفتے بعد چھپنے والا ہے" "نیہا بھی سسپینس (Suspence) اور ایڈونچر (Adventure) ناولز کی بڑی شوقین تھی، اور اس مصنف کی کہانیوں میں سسپینس اور ایڈونچر بڑے ہائی لیول کا ہوتا تھا جسے پڑھتے ہی دل و دماغ کہانی میں ڈوب جاتے تھے۔

اس لیے حضر کے ناول کے متعلق یہ الفاظ اس کے دل کے ہم غماز تھے ورنہ دماغ کبھی ایسی ناممکن باتیں نہیں کہتا کہ رات و رات سات سو یا اس سے زائد صفحات کی کتاب پڑھ لی جائے

"رات و رات ختم کر لیتی"۔ ستارہ نے منہ بسور کر نیہا کی نقل اتاری جس پر ایک مرتبہ پھر سب سہیلیاں کھکھلا کر ہنسنے لگیں

## Posted On Kitab Nagri

پوجا خاموش ہو گئی تھی اور اپنے اور سدرہ کے درمیان پڑی کتاب کی جلد کو دیکھتی جا رہی تھی جیسے کتاب کی جلد پر چھپی اس پینٹنگ کو پہچاننے کی کوشش کر رہی ہو، سب سہیلیوں نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا تو کبھی وہ پوجا کو دیکھتیں اور کبھی جلد پر چھپی پینٹنگ کو۔

"کیا ہوا۔۔ کیا دیکھ رہی ہوں پوجا؟" ستارہ نے استعجاب سے لب کشائی کی  
"یہ تصویر کہیں

"ہاں! گھر میں ہی دیکھا ہے لیکن۔۔۔۔۔" وہ دماغ پر مزید زور ڈالنے لگی "ارے سدرہ، نہ یہ میری بنائی پینٹنگ ہی تو ہے۔۔ دیکھو ذرا" پوجا نے کتاب کو اٹھا کر ان کی طرف گھمایا اور وہ دیکھ کر حیران رہ گئیں

"ارے ہاں! یہ تو وہی ہے۔۔۔" تلاش "نام بھی تمہاری پینٹنگ کا ہی رکھا ہے خضر جمال نے، کیا بات ہے پوجا"۔ ستارا تعریف پیچھے سے نمودار ہو رہا تھا جیسے کربلا کی سی گرمی چھلک رہی تھی، دھوپ جو بن پر تھی اور زمین نے سورج کا سنہری رنگ چرا لیا تھا ایک صحرائی علاقہ تھا اور دیکھتے ہیں شدت کی پیاس کا احساس ہوتا تھا اور اس صحرائی سنہری زمین پر ایک آدمی تھا جو پسینے سے شرابور، رکوع کے انداز میں دائیں طرف رخ کیے جھکا گٹنوں پر ہاتھ رکھ کر سامنے دیکھ رہا تھا اور ماتھے پر پسینے کے قطرے شفاف پانی کے قطروں کا منظر پیش کر رہے تھے چہرے پر بے حد تھکاؤٹ اور لمبے سفر سے اکتاہٹ اور بیزاریت کے تاثرات نمایاں تھے، ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے وہ شخص متلاشی ہو کسی چیز کا۔ اور ایک دودھیارنگ کا سورج اس کے (بائیں طرف) پیچھے سے نمودار ہو رہا تھا، جیسے "وہ" اس شخص کا پیچھا کر رہا ہوں اور وہ متلاشی شخص اس سے بے خبر ہو جو اسی نور کی تلاش میں ہے لیکن

## Posted On Kitab Nagri

وہ نور کیا تھا کس چیز کی روشنی تھی، وہ جو سورج کی شکل میں بنائی گئی تھی اس کا علم صرف پوجا کے پاس تھا یا پینٹنگ کی سمجھ رکھنے والے خضر جمال کے پاس۔

"ارے یار یہ ہم ہی نے تو سیل کی تھی کالج کی آرٹ گیلری ہال میں فرسٹ ایئر میں"۔ "نیہا کہہ رہی تھی اور باقی سب سہیلیوں سب کچھ یاد آگیا۔۔۔ اور بی۔ اے پارٹ 2 کی کلاس میں بیٹھ کر فرسٹ ایئر کی باتیں چھڑ جاتی اس سے پہلے ہی ستارہ بول اٹھی۔

"ارے اسے کل کی پینٹنگ کا واقعہ سنا تھا"۔ ستارہ نے سرعت سے بولتے ہوئے اسے یاد دلایا تھا "ارے ہاں تجھے پتہ ہے کل کیا ہوا پوجا؟" "نیہا نے سوال کر کے خود ہی جواب دینا بھی شروع کر دیا" کل ایک لڑکا آیا تھا آرٹ گیلری میں۔۔۔ بڑا ڈیشنگ تھا کم بخت! خیر۔۔۔ چلتا چلتا تمہاری "آشنا" پینٹنگ کے پاس آکر ٹھہر گیا اور تمہاری پینٹنگ کو ایسی حیرت زدہ نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے الہ دین کا چراغ دیکھ لیا ہو یا کارون کا خزانہ، جسے بس وہ ابھی چرا لے گا۔۔۔ بھی مجھے تو ایسا ہی محسوس ہوا تھا"۔ تھوڑی دیر کے لیے نیہا جیسے اینکر بنی ٹی وی میں بیٹھی بریکنگ نیوز سنارہی تھی بس بولنا شروع ہو گئی تھی اور اس نے دوسرا سانس تبھی لیا تھا جب ایک ہی سانس میں ساری داستان سنالی تھی۔

"جب میں نے اس سے کہا کہ سر! میں آپ کو اس پینٹنگ کے بارے میں گائیڈ کرتی ہوں تو بولا "ضرورت نہیں ہے"۔۔۔"۔ "نیہا نے خضر کی نقل اتاری جبکہ پوجا آبرو اُچکائے حیران سے بیٹھی ساری بات بڑے انہماک سے سن رہی تھی

"بس گھورے جارہا تھا پینٹنگ کو جیسے پتہ نہیں کیا دیکھ لیا ہو پینٹنگ میں،

## Posted On Kitab Nagri

اور پوجا حیرت کی بات تو یہ ہے کہ جب اس کے قیمت پوچھنے پر میں نے بتایا کہ یہ بک چکی ہے تو جیسے بوکھلا ہی گیا وہ، بولا۔۔۔ کیا؟؟۔۔۔ بک چکی ہے؟؟۔۔۔ کب؟؟۔۔۔ کس نے خریدی؟؟۔۔۔ کہا ہے وہ شخص؟؟۔۔۔ عجیب پاگل بندہ تھا۔۔۔ ویسے تھا کیا اس پینٹنگ میں؟ دو ہاتھ، ایک مٹی کا اور ایک نور کا، آگ۔۔۔ روشنی اور بس!!! مگر اس میں پاگل کر دینے والی کون سی بات تھی؟۔۔۔ "نیہا کو اچانک یاد آیا تو بات کو بیچ میں چھوڑ کر پوچھ بیٹھی، ستارہ اور سدرہ بھی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگیں جیسے وہ بھی اس پینٹنگ میں چھپی خاص چیز کے بارے میں جاننا چاہتی ہوں، وہ چیز جو حضر کو نظر آگئی تھی

"بول بھی۔۔۔" سدرہ نے گھٹنے پر ہاتھ مارا۔

"یار!۔۔۔ سمجھا نہیں پاؤں گی؟" پوچھ جانے جیسے ایک ہی فقرے میں ساری بات کہہ کر ان کا سارا تجسس خاک میں ملا دیا

مگر اگلے ہی پل میں نیہا کو کچھ یاد آیا تو فوراً اچھل پڑی

"یہی۔۔۔ یہی۔۔۔ یہی۔۔۔ اس نے بھی یہی کہا تھا۔۔۔۔۔ بلکل یہی" نیہا کو نا جانے کس بات کی خوشی ہوئی تھی جو ایسے چمکتے ہوئے بولنے لگی تھی

"جو سمجھ سکتا تھا اس نے سمجھ لیا" پوچھ جانے کھوئے ہوئے انداز میں سنجیدگی سے جواب دیا جیسے خود کو اور سمجھنے والے کو ڈھیروں داد سے نواز رہی ہو

"اچھا اور بتاؤ اور کیا ہوا وہاں۔۔۔ کیا خریدی اس نے میری پینٹنگ؟" پوچھنے پر اختیار ہی پوچھ بیٹھی، اس سوال سے اس کی دلچسپی واضح تھی



## Posted On Kitab Nagri

"ارے خریدی؟؟ میں تو کہتی ہوں خرید خرید کر خریدی" جیسے کوئی شخص زمین کو کھود کر گہرا گڑھا بنا ڈالے تو بیان کرنے والا اس زمین کھودنے والے کی تعریف میں کہتا ہے کہ "اتنی زمین کھودی اتنی زمین کھودی کہ اس میں سے پانی نکال دیا، چشمے بہا دیے"۔ ویسے ہی نہیابھی اس کی تعریف میں کچھ ایسا ہی کہنا چاہتی تھی لیکن فی الحال اس کے پاس انہی الفاظ کا ذخیرہ تھا، ویسے کہنا اسے یہ چاہیے تھا کہ خضر نے خوشی سے اچھل اچھل کر وہ پینٹنگ خریدی۔۔۔۔۔ مگر فی الحال جو اس کے منہ میں آیا وہ بولتی چلی گئی

"ہاہا"۔ نہیابھی اس بھوندی بات پر سدرہ ستارہ کا قہقہہ فلک شگاف تھا مگر پوجا کے خوبصورت چہرے نے تاثرات سے سوالیہ نشان بنا لیا، ماتھے پر شکنیں اور آنکھوں کو سیڑنا اور ہونٹوں کو ٹیڑھا کرنا ظاہر کر رہا تھا کہ پوجا کو بات سمجھ نہیں آئی۔

"پوجا تم یقین نہیں کرو گی اس لڑکے نے "پانچ گنا" قیمت دیکر وہ پینٹنگ اس شخص سے واپس خرید لی" نہیابھی کا انداز بیان بھارتی صحافیوں اور اینکروں کی سنسنی خیز خبروں جیسا تھا، بھارتی اینکرز بھی کچھ اس سفاکی سے خبریں سناتے ہیں

"ممبئی ریلوے اسٹیشن پر جب ٹرین آکر رکی تو سب لوگ ایک دوسرے کو دھکے مارتے ہوئے ٹرین سے اتر رہی تھی اسی دھکم دھکی میں موکیش موچی کے ہاتھ سے ٹرے چھوٹنے پر کتنے ہی انڈے زمین پر گر کر ہلاک ہو گئے، بچے کچے زخمی انڈے کتنی بے دردی سے لوگوں کے پاؤں تلے روندھے جا چکے تھے کسی نے ہاتھ بڑھا کر انہیں اٹھانے کی کوشش بھی نہیں کی، ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ موکیش موچی جی کو دھکا کسی پاکستانی نے ہی دیا تھا، بھگوان کی سوگندھ! (قسم) ہم

## Posted On Kitab Nagri

پاکستانیوں کو خاک میں ملا دیں گے " بھارتی بھی انتہائی بے تکی خبروں کو بڑھا چڑھا کر بتاتے اور دھماکے دار آواز میں ان کا الزام پاکستانیوں پر لگا دیتے ہیں۔

"پانچ گنا قیمت دے کر؟؟؟؟؟"۔ پوجا کے لہجے میں حیرت اور الفاظ میں خوب ٹھہراؤ تھا اور آنکھیں حیرت سے بڑی ہو گئی تھیں۔ پھٹی پھٹی، بڑی بڑی گول کانچ سی چمکدار، لمبی لمبی پلکوں والی، نیلی آنکھیں ہر بار دیکھنے والوں کو بے اختیار حسد میں مبتلا کر دیتی تھیں، اتنی دلکش آنکھیں دیکھ کر ایک پل کو تینوں سہیلیاں بھی مبہوت ہو گئیں اور پھر سر جھٹک کر غیر محسوس انداز میں نارمل ہو گئیں۔

"ہاں! قسم سے... قسم کی کیا ضرورت ہے ستارا اور سدرہ سے پوچھ لے"۔ نیہانے ان دونوں کی طرف اشارہ کر کے کہا تا کہ وہ یقین کر لے، کل نمائش کے دوران لڑکیوں کا جو گروپ کھڑا تھا اس میں نیہا کے ساتھ سدرہ اور ستارہ بھی شامل تھیں

"مگر تم نے تو مجھے پینٹنگ کی اصلی قیمت بھی نہیں دی ابھی تک؟"۔ پوجا نے تاسف سے کہہ دیا جبکہ پانچ گنا قیمت سن کر اسکی حیرت تھی کہ وہیں کی وہیں تھی

"ارے ہاں۔۔۔۔۔ وہ تو یاد ہی نہیں رہا۔۔۔۔۔ یہ لو پینٹنگ کی اصل قیمت!" نیہانے یونیفارم کی جیب سے پیسے نکال کر پوجا کی طرف بڑھا دیا، جنہیں دیکھ کر پوجا الجھی تھی، ہاتھ آگے بڑھا کر اس نے پیسے تھامے اور ہزار ہزار کے 10 نوٹ گن کر وہ نیہا کی طرف دیکھنے لگی۔

## Posted On Kitab Nagri

"لیکن ابھی تو تم نے کہا کہ پانچ گنا قیمت پر خریدی تھی اس نے"۔ پو جانے بڑی معصومیت سے سوال کیا اور تینوں کے چہروں پر نظر دوڑانے لگی

"جس شخص کو ہم نے بیچی تھی اصل قیمت پر، اس دیوانے نے اس خریدار سے پانچ گنا قیمت پر خرید لی۔۔۔۔ بی بی ہوش کرو"۔ یہاں ہر ہر لفظ کو ٹھہر ٹھہر کر ادا کیا تا کہ وہ خوب غور سے سمجھ لے اور اسے بات سمجھنے میں غلطی نہ ہو

"۔۔۔ (قہقہہ)۔۔۔ کن خیالوں میں کھوئی ہو پو جا؟"۔ تینوں کے ہنسنے کے بعد ستارہ نے چھیڑنے کی غرض سوال کیا تو پو جا بھی متسفانہ سا مسکرا دی

وہ بہت خوش ہو گئی تھی پانچ گنا قیمت کا سن کر مگر نہا کے دھماکے نے اس کی سماعتوں کے پرچے اڑا دیئے، دل بیٹھ سا گیا تھا یہ سن کر کہ اس کی پینٹنگ کی قیمت سے چار گنا زیادہ کسی اور نے وصول کر لیا ہے۔ اب قلق ہو رہا تھا اسے کہ وہ خود کیوں نہیں چلی گئی نمائش میں، نہ اچانک اس کی ماں کی طبیعت بگڑتی، نہ گھر رکتی اور نہ پانچ گنا قیمت ہاتھ سے جاتی۔

وہ تو نمائش میں جانے کے لیے تیار بیٹھی اپنی سہیلیوں کے آنے کا انتظار کر رہی تھی جب ایک دم سے اس کی ماں کا BP لو ہو گیا، وہ ایسے ڈھے گئی جیسے آخری وقت ہو، اس کے بابو جی بھی گاؤں کی شادی کی تقریب میں گئے تھے اور چھوٹے بہن بھائی بھی اسکول تھے سو اس کو ہی ماں کے پاس رکنا پڑا اور ڈاکٹر کو بلوا کر بی۔ پی چیک کروایا اور ماں کو دو اکلہا کر انہیں کے پاس رک گئی ورنہ وہ تو بہت پر

## Posted On Kitab Nagri

جوش تھی اس دن، کہ دوروزہ تصویری نمائش کا آخری دن ہونے کی وجہ سے وہ خوب مستیاں کرینگی مگر ماں کی خرابی طبعیت نے سارا جوش و خروش کافور کر دیا۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

[www.kitabnagri.xyz](http://www.kitabnagri.xyz)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

whatsapp \_ 0335 7500595

## Posted On Kitab Nagri

وہ 8 سالہ بچہ کچھ ہم عمر دوستوں کے ساتھ محلے کے چوک میں فٹ بال کھیل رہا تھا، چوک بہت بڑا اور کھلا بلکل ایک میدان جیسا تھا، اسی چوک میں حویلی مناسب سے بڑا پرانی طرز کا گھر اسی کا تھا۔ مسافر اپنے اپنے کاموں اور خیالوں میں مصروف آ، جارہے تھے شاید ہی کوئی ان بچوں کے کھیل پر نظر ڈالتا، ورنہ سب اپنی پریشانیاں اور فکروں میں کھوئے، اُلجھے ہوئے گزرتے جارہے تھے۔ ہر کسی کو اپنے مسائل اپنی پریشانیاں لاحق تھیں، کوئی کسی اور کی طرف کیسے دھیان دیتا بھلا۔

اسلام پورہ گاؤں تھا، آبادی کے لحاظ سے چھوٹا مگر رقبے کے لحاظ سے ٹھیک ٹھاک۔ آبادی اس قدر قلیل تھی کہ لوگ ایک دوسرے کو ایسے جانتے تھے جیسے اپنے پڑوسیوں کو جانتے ہوں۔

بچے ان راہگیروں کی پرواہ کیے بغیر اپنی مستیوں میں مشغول تھے، چوک مٹی کا تھا بلکل میدان نما۔۔۔ پلین! اس چوک کی کمال بات یہ تھی کہ کتنی ہی بارش کیوں نہ ہوتی، گاؤں کے اس کی اکلوتے بڑے چوک میں کیچڑ بنتا تھا نہ پانی ٹھہرتا تھا۔

اسلام پورہ کے چوک میں کھیلتے بچوں میں، وہ فٹ بال اپنے دونوں پیروں سے (جیسے ڈھولک کی تال پر رقص کرتے پاؤں) ٹھوکریں مارتا گول کرنے کے لئے بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا، سارے بچوں کا بے ہنگم شور سارے میں پھیل رہا تھا۔۔۔۔۔ لیکن اچانک۔۔۔۔۔ ایک آواز پر اس بچے کے پاؤں رک گئے اور اگلے ہی لمحے دوسرے بچے نے فٹ بال اچک لیا، اور فقط چند قدم کی دوری پر گول کرتے کرتے وہ رک کر مڑا تھا۔ اب گول نہ ہونے کی صورت میں اس کے ساتھی اسے خوب



## Posted On Kitab Nagri

ملامت کرنے لگے مگر اسے خبر نہیں تھی وہ ناجانے کس دنیا میں کھوچکا تھا کہ ااا سے اور کوئی آواز سنائی دے ہی نہیں رہی تھی سوائے ایک آواز کے۔

"کلمہ شہادت ---- اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ"۔ پیچھے سے ایک مسلمان کا جنازہ چوک کی ایک طرف سے گزرتا ہوا قبرستان کی اور جارہا تھا

وہ عجب حیرت میں گم صم کھڑا اس جنازے کو دیکھتا جارہا ہے کہ جیسے فسوں ٹوٹنے پر ایک جھٹکے سے کسی خیال سے باہر آیا اور کھیل چھوڑ کر اس جنازے کے پیچھے بھاگنے لگا جو کافی دور نکل چکا تھا۔

"ارے کہاں جارہے ہو۔۔۔ رکو۔۔۔ دو گول اور کرنے ہیں۔۔۔ ارے سنو تو" پیچھے سے اس کے ساتھی اسے آوازیں دیتے رہے مگر اس نے ایک نہ سنی اور منظر سے غائب ہو گیا۔

وہ باقاعدہ نماز جنازہ باقی لوگوں کے ساتھ ادا کر کے، مردے کو دفنا کر دعائے مغفرت مانگ کر وہاں سے نکلا تھا، اُس کے چہرے پر حیرتوں کا دریا میں اُمنڈ آیا تھا جو کہ گھر کی طرف آتے ہوئے دریا

نہیں رہا تھا کیونکہ سامنے سے آتے دوسرے مذہب کے جنازے نے اسے مزید حیرت زدہ کر دیا تھا اور وہ آنکھیں سیڑے بڑے انہماک سے سب کچھ دیکھ رہا تھا

"رام رام ست ہے۔۔۔ رام رام ست ہے"۔ صدائیں بلند ہوتی جارہی تھی سامنے سے ایک ہندو کا جنازہ آ رہا تھا کورا ستے کے ایک

ایک طرف کھڑا ہو کر جنازہ گزرتے دیکھتا رہا اس کی حیرت کا دریا اب سمندر بنتا جارہا تھا، ایک جنازہ گزرا جو کلمہ شہادت جیسے کلمات ادا کر رہا تھا اور یہ دوسرا جنازہ جو رام رام ست کے کلمات ادا کر رہا ہے، کیا معمہ تھا یہ۔۔۔ اُلجھی ہوئی الجیر کا سر اوہ اس عمر میں کیسے تلاش کرتا،

# Posted On Kitab Nagri

اور اس گُتھی کا سِر اُٹھا بھی یا نہیں۔۔۔ یہ بھی معلوم نہیں تھا۔

ایک جھٹکے سے فسوں ٹوٹا تھا جنازہ نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا جب محلے کی آخری کنارے پر پہنچ کر جنازہ بائیں جانب مڑا تو وہ عجلت میں جنازہ کے پیچھے بھاگنے لگا تھا،

وہ دور ایک درخت کے پیچھے چھپا، کھڑا سارا معاملہ دیکھ رہا تھا۔۔۔ مرگھٹ پر مُردے پر لکڑیاں رکھ کر لاش کے جل کر راکھ ہو جانے اور استئیاں چُن کر سنہری لوٹے میں ڈال لینے تک وہ سارا منظر اسی معصومیت اور حیرت سے دیکھتا رہا، ناجانے وہ کن خیالوں میں کھویا تھا اور ان عوامل سے کیا اخذ کر رہا تھا لیکن کسی بچے کے چہرے پر اتنے استعجاب اور گہری سوچوں کے تاثرات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ تو بہت گہرا تھا جو اس کے دماغ میں چل رہا تھا۔

رات کے وقت اپنے پرانی وضع کے بہت بڑے رقبے پر  
تعمیر حویلی نما گھر میں چھت والے بڑے کمرے میں تنہا چت لیٹا صبح سے اب تک کسی گہری سوچ  
میں ڈوبا تھا۔ اس عمر میں نا جانے کونسی پزل سلجھانے بیٹھ گیا تھا، جس عمر میں شوخیوں اور شرارتوں  
کے علاوہ کبھی کچھ سوچتا ہی نہیں، یقیناً وہ اب تک دو جنازوں کی مختلف رسومات کو لے کر پریشان  
بیٹھا تھا مگر کب تک وہ انہی سوچوں میں گم رہتا ایک بار پھر کچھ آوازوں نے اس کی سوچوں کو ہوا کیا  
اور اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کی۔

وہ چونک کر خیالوں کے جہان کو خیر آباد کہتا ہوا، حقیقتِ حال میں واپس آیا تو کوفت سے اُٹھ کر شکستہ قدموں سے چلتا کھڑکی پر جا ٹھہرا اور باہر سڑک پر جھانکنے لگا، اس منظر نے ایک بار پھر اس کے ہوش اڑا دیئے۔۔۔ وہ پلکیں جھپکنا بھول گیا

## Posted On Kitab Nagri

اس کھڑکی کے نیچے سے کچھ لوگ ایک عیسائی کا جنازہ لئے بائیں طرف جا رہے تھے اور سب سے آگے والے لباس میں ایک پادری صاحب گلے میں صلیب لٹکائیں، ہاتھ میں بائبل پکڑے پڑھتے چلے جا رہے تھے، جنازے میں شریک تقریباً سبھی نے انجیل اٹھا رکھی تھی اور وہ سب پادری صاحب کے ہمراہ پڑھتے جا رہے تھے اور ان کی آوازیں بائبل پڑھتے ہوئے فقط شور سنائی دے رہی تھیں، کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا، بہت غور کرنے کے باوصف بھی ان کا کلام مقدس محض شور ہی شور لگ رہا تھا۔ عیسائیوں کے علاوہ کوئی غیر عیسائی ان کے پڑھے جانے والے الفاظ کو سمجھ کر بھی نہیں سمجھ سکتا تھا۔۔۔ وہ تو پھر ایک آٹھ سالہ بچہ تھا جو ہونقوں کی طرح چھت پر کھڑا تھا، راستے میں ارد گرد کھڑے بہت سارے لوگ جنازے کو گزرتا دیکھ رہے تھے، تبھی اپنے کمرے کی کھڑکی پر کھڑا وہ بھولی صورت والا معصوم اپنے کمرے سے باہر بھاگا۔

کمرے کا دروازہ بند کیے بنا تیزی سے سیڑھیاں اترتا باہر کو دوڑا تھا، وہ عیسائیوں کا جنازہ، جنازے کی ادا کی جانے والی رسومات اور کفن وغیرہ کا طریقہ کار دیکھنا چاہتا تھا۔ اسے نا جانے کیوں اس چھوٹی سی عمر میں ان باتوں میں دلچسپی تھی، مختلف مذاہب کے اطوار و افعال اور تمدن دیکھ کر وہ ہمیشہ اور جاننے کیلئے متجسس رہتا تھا شاید ان مذاہب کے مشاہدے کرتا تھا کس عمر میں کیسے عجیب و غریب شوق پال بیٹھا تھا، اس عمر کی سوچیں اس کی آئندہ زندگی میں حقیقت کا روپ دھار کر اس کی زندگی اور موت کے فیصلے کرنے والی تھیں۔

عیسائیوں کا جنازہ اور طریقہ درگور تقریباً مسلمانوں جیسا ہی تھا سوائے نماز جنازہ کے جس کی اسے سرے سے ہی سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور کیا پڑھ رہے ہیں۔

## Posted On Kitab Nagri

ایک تورات کا اندھیرا آنکھوں میں سوئیاں چھو رہا تھا، پھر آنکھوں کو تکلیف دینے میں کچھ نیند کی مہربانی تھی اور تیسرا۔۔۔ وہ ان کے قبرستان کے گرد بنی دیوار کی اوٹ میں چھپ کر دور سے یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا

وہ حیران تھا یہ دیکھ کر کہ مسلمانوں نے اپنے مردے کو سفید کپڑے میں لپیٹ کر دفن کیا تھا، جبکہ عیسائی لوگ مردے کو پیک کر کے (لکڑی کے تابوت) میں دفن کر رہے ہیں جس پر صلیب کا نشان بھی بنا ہے اور دفنانے کے بعد قبر پکی کرنے کا عمل بھی فوراً ہی شروع کر دیا ہے۔

عجیب اتفاق تھا۔ کیا قدرت سے ایک ہی دن میں سب کچھ سیکھا دینا چاہتی تھی، ایک ہی دن میں تین جنازے وہ بھی مختلف مذاہب کے، وہ بھی چھٹی کے دن۔۔۔۔۔ جس دن نہ تو وہ اپنے بابا کے ساتھ کسی فیکٹری گیا تھا۔۔۔ نہ ہی سکول اور نہ ہی کہیں گھومنے پھرنے، تاکہ وہ آسانی سے یہ سارے معاملات دیکھ سکے اور پھر بعد میں ان پر غور و حوض کر سکے۔۔۔۔۔ بہر حال قدرت کے کام قدرت ہی جانے۔

----- سر جھکائے اس نے گھر کے ہال میں قدم رکھا ہی تھا کہ سامنے سے آتے جمال سکندر نے اسے باہر سے آتے دیکھ لیا تھا، وہ شرٹ کی آستینیں تہ کرتے چلتے ہوئے اس کی طرف آگئے

"اس وقت کہاں سے آرہے ہو خضر بیٹا؟"۔ جمال نے اسے اتنی رات کو باہر سے آتے دیکھا تو حیرانگی سے پوچھنے لگے، خضر نے ٹھٹھک کر سر اٹھایا تو ایک پل کو متذبذب ہو گیا۔

## Posted On Kitab Nagri

"باہر گیا تھا بابا!" خضر نے حواس بحال کرتے ہوئے مس معصومیت سے جواب دیا تو جمال صاحب مسکرا دیئے

"لیکن بیٹا اتنی رات کو باہر کیا لینے گئے تھے؟ وقت دیکھا ہے تم نے دس بج رہے ہیں۔" جمال نے ریسٹ وائچ سے وقت دیکھتے ہوئے ذرا سا جھک کر خضر کو اٹھا کر بائیں بازو پر بیٹھالیا۔

خضر کے لٹکے منہ کو دیکھ کر جمال نے گال پر بوسہ دے کر خضر سے اترے ہوئے چہرے کی وجہ پوچھی، لیکن خضر خاموش رہا۔۔۔۔۔ وہ ہمیشہ سے ایسا ہی تھا دل چاہتا تو کسی کی بات کا جواب دیتا اور نہ اگر مرضی نہ ہوتی تو کوئی سر پٹخ پٹخ کر مر بھی جاتا تب بھی جواب نہیں دیتا اور اگر خود بات کرنے پر رکھا تو کوئی ماں کا لال اسے چپ نہیں کروا سکتا تھا، خضر کی یہ عادت انہیں خوب ازبر تھی سو وہ خاموش ہی رہے اور ڈائننگ روم کی اور چل دیئے

"یہاں بیٹھو"

جمال نے اسے ڈائننگ روم میں ایک کرسی میز سے باہر گھسیٹ کر اس پر بیٹھایا تھا اور خود سامنے والی کرسی پر جا بیٹھے، اور دونوں کو ہنیاں میز پر رکھ کر دائیں ہاتھ کی مٹھی کو بائیں ہاتھ کے پنچے میں جکڑ کر ایک نظر خضر پر ڈالی، پھر بابا ثناء اللہ کی طرف متوجہ ہوئے جو کہ میز پر برتن لگا رہے تھے

"بابا سنی! کھانا لے آئیے۔" جمال نے مؤدب انداز میں حکم دیا تو وہ حکم کی تعمیل میں۔۔۔۔۔

سراشبات میں ہلا کر کمرے سے کچن کی طرف چل دیے

"بتا دو یار، کہاں سے آرہے ہو اتنی رات کو۔۔۔۔۔ اور منہ کیوں لٹکا رکھا ہے؟"۔ جمال نے بچگانہ انداز میں خضر سے سوال کیا،



## Posted On Kitab Nagri

خضر نے چھوٹے سے چہرے پر سچی بڑی بڑی آنکھوں کی شٹر کو اٹھا کر جمال کی طرف دیکھا اور چند پل لفظوں کو ترتیب دیتا رہا

"بابا! ہم سارے انسان الگ الگ ہیں کیا؟" اس نے تمہید باندھتے ہوئے شروعات کی  
"کیا مطلب؟"۔ جمال نے تعجب بھرے تاثرات چہرے پر سجائے اور آبرو اچکا کر پوچھنے لگے  
"کیا مسلمان، عیسائی، سکھ، یہودی، پارسی، ہندو۔۔۔۔۔ سب ایک ہی مٹی سے نہیں بنے؟"۔ خضر  
کے عجیب و غریب سوال نے جمال سکندر کی چولیس ہلا کر رکھ دیں، وہ باخوبی سمجھ گئے تھے کہ خضر  
اب کس موضوع کی طرف آنے والا ہے۔

"ایک ہی مٹی سے بنے ہیں"۔ انہوں نے بالکل مختصر سا جواب دیا تاکہ اس میں سے اور کوئی سوال  
نہ نکل سکے مگر وہ شاید یہ بھول گئے تھے کہ سامنے خضر بیٹھا ہے

"تو پھر مسلمان اور عیسائی اپنے مردوں کو دفناتے اور ہندو اپنے مردوں کو جلاتے کیوں ہیں؟"  
"خضر بیٹا! یہ تم کس طرح کے سوال پوچھ رہے ہو اور تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ اس طرح کے سوال  
نہ پوچھا کرو مجھ سے"۔ وہ اسے ڈانٹنے لگے، پھر خضر کا بھولا، اترا ہوا چہرہ دیکھ کر تاسف سے سانس  
بھر کر رہ گئے۔۔۔۔۔ پھر چند لمحوں بعد اس سے سمجھانے کی غرض سے مخاطب ہوئے۔

"بیٹا ابھی تمہاری عمر کھیلنے کو دینے کی ہے، مزے کرو۔۔۔۔۔ ابھی ان چیزوں سے دور رہو۔۔۔۔۔  
جب بڑے ہو جاؤ گے تو سب کچھ خود بخود سمجھ میں آتا جائیگا"

بابا ثناء اللہ لوازمات میز پر سجا کر جاچکے تھے جبکہ جمال نے ہانک لگا کر انہیں واپس بلایا  
"جی صاحب جی"۔ وہ مؤدب انداز میں ہاتھ باندھے کھڑے تھے

## Posted On Kitab Nagri

"بابا سنی! وہ چاکلیٹس کا ڈبہ لے آئیں جو میں خضر کے لئے لایا ہوں"

"ابھی لایا صاحب جی۔" یہ کہتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل گئے

چاکلیٹس کا سن کر بھی خضر کے چہرے پر خوشی نہیں ابھری تھی جسے جمال نے نوٹ کیا تھا، وہ باپ کی باتوں سے اکتانے لگا تھا۔

ہر دفعہ اسے سوال کرنے پر باپ کی طرف سے یہی جواب ملتا تھا اور وہ بد دل ہوتا جا رہا تھا، اور ایسا ہی ہوتا ہے ہمارے معاشرے میں کہ بچے کو اپنے سوالوں کے جواب جب اپنوں سے نہیں ملتے تو پھر وہ غلطیاں کرتا ہے اور اپنے جواب ڈھونڈتے ہوئے (انہیں حاصل کرنے کے لئے) دنیا سے ماریں کھاتا ہے مگر ان ٹھوکروں کو سہنے کی ہمت ہر کسی میں نہیں ہوتی مگر جو سہہ لیتا ہے وہ اپنی عمر سے کئی سال بڑا ہو جاتا ہے، اور خضر جمال اسی راستے پر چل دیا تھا، اپنی عمر سے کئی سال بڑا ہونے کے لئے تیار ہو چکا تھا۔

"ٹھیک ہے بابا سنی! آپ جا کر آرام کریں۔۔۔۔۔۔ شکر یہ۔" ملازم سے چاکلیٹس کا ڈبہ لے کر جمال نے انہیں بڑی محبت سے مسکراتے ہوئے کہا تو جو ابابا سنی بھی مسکرا کر پلٹ گئے

"یہ لو یہ ساری چاکلیٹس تمہاری پسند کی ہیں۔" جمال نے مسکراتے ہوئے وہ ڈبہ خضر کی طرف بڑھایا تو خضر نے اداس چہرے سے وہ شیخ شیشے کا چاکلیٹس سے بھرا خوبصورت ڈبہ باپ سے لے کر ایک طرف میز پر رکھ دیا

جمال سکندر اس کی افسردگی کو دیکھ کر اس کے سوالوں کے جواب دینے کے لئے چار و ناچار الفاظ ترتیب دینے لگے، پھر گہرا سانس لے کر گویا ہوئے

## Posted On Kitab Nagri

"بیٹا وہ سب گمراہ لوگ ہیں۔" جمال کو اس پر ترس سا آنے لگا تھا سو انہوں نے اسی کے پسندیدہ موضوع کو چھیڑنا بہتر سمجھا

"گمراہ؟؟؟"۔ وہ اس لفظ کا مطلب نہیں سمجھا تھا

"گمراہ بھی اور غافل بھی۔۔۔۔۔ وہ بھٹکے ہوئے لوگ ہیں جو مسلمانوں کے سواء ہیں ان کے مذاہب جھوٹے اور مذاہب کے ٹھیکیدار فریبی ہیں۔۔۔۔۔۔ صرف ہمارا دین سچا ہے 'اسلام'!"

"آپ کو کیسے پتہ؟"۔ جمال کی بات بڑے غور سے سنی تھی اس نے اور بات کو بڑھانا تو کیا خوب ہی جانتا تھا وہ۔

"بیٹا اللہ نے کہا ہے۔" انہوں نے مختصر سا جواب دیا، فی الحال ان کی نظر میں اس سے بہتر کوئی جواب نہیں تھا اور نہ ہی کوئی انہیں سو جھ رہا تھا جسے وہ وضاحت سے بیان کر سکتے۔

"میں اللہ سے ملنا چاہتا ہوں۔" اسے اندازہ نہیں تھا کہ اس نے اپنی معصومیت کے زیر اثر کس قدر اعلیٰ و ارفع خواہش کا اظہار کر دیا ہے

"یار اس سے ملا نہیں جاسکتا۔" وہ ذرا مشتعل ہوئے، کس کس سوال کا جواب دیتے اور کیسے سمجھا کر مطمئن کرتے ہیں اسے۔

"ابھی تو آپ نے کہا کہ صرف ہمارا دین سچا ہے۔۔۔۔۔ یہ اللہ نے کہا ہے۔" اس نے کھانا کھاتے ہوئے ایک نوالہ باپ کے منہ میں رکھا جیسے وہ مسکراتے ہوئے چبانے لگے

## Posted On Kitab Nagri

"اللہ نے کہا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ روبرو ہو کر ہم سے بات کرتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ قرآن کے ذریعے ہم سے کلام کرتا ہے ہم تک پیغام پہنچاتا ہے، اور اس قرآن میں لکھا ہے کہ ہم نے تمہارے لئے "اسلام" کو بطور دین پسند کر لیا"

"بابا! آپ کو کیسے پتہ کہ وہ اللہ کی کتاب ہے؟ کسی اور خدا کی بھی تو ہو سکتی ہے؟"۔ اس کے سوالوں کی فہرست ابھی لمبی تھی، سوال سے سوال نکالنے کا ہنر اُسے خدا کی طرف سے تحفے میں ملا تھا جو دوسروں کے لیے مصیبت کا سامان تھا، اس نے آخری نوالہ لے کر ڈکار مارا تو جمال صاحب گویا ہوئے

"بیٹا! ہمارے پیارے نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ اللہ کی کتاب ہے اور خدا صرف ایک ہے "اللہ"!۔۔۔۔ اس کے علاوہ سب خدا محض قصے کہانیوں میں اچھے لگتے ہیں جو انہوں نے حقیقت میں اپنا لئے ہے"

"آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس نے بتایا تھا کہ۔۔۔۔۔"

"ابھی میں ساری رات بھی تم سے باتیں کرتا رہوں گا ناں، تو تمہارے سوالوں کی فہرست لمبی ہی ہوگی اس میں کمی کا امکان تک نہیں" جمال صاحب نے فی الفور اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دی تھی

"میں نے پہلے ہی کہا تھا

تم سے کہ صحیح وقت پر تمہیں ہر بات کا اعلان ہو جائیگا، جتنے سوالوں کے جواب مل گئے ان پر راضی رہو، اتنی لمبی بحث میں نہیں پڑتے، رات دیکھو کتنی تیزی سے اترتی جا رہی ہے۔۔۔۔۔ پونے گیارہ ہو

## Posted On Kitab Nagri

رہے ہیں وقت پر سونے کے عادی بنو خضر، یہ عادت ہی تمہاری بڑھاپے میں تمہیں فائدہ پہنچائے گی۔" ہوا میں انگلی لہراتے انہوں نے خضر کو تنبیہ کرتے ہوئے سمجھایا

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

[www.kitabnagri.xyz](http://www.kitabnagri.xyz)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

whatsapp \_ 0335 7500595



## Posted On Kitab Nagri

"وقت کا بھروسہ نہیں کب دم نکل جائے اور بڑھاپے کی سوچ کر بیٹھ جائیں آپ"۔ اس کے دماغ سے نکلی خفیہ آواز کو صرف اسی کی کانوں نے سنا تھا اور اب وہ ہنسی دبانے بیٹھا تھا

"چلو اب سو جاؤ جا کر شاباش! اور اٹے سیدھے مشاہدوں سے زیادہ اپنی پڑھائی پر دھیان دو"

وہ یاسیت سے اٹھا اور سر جھکا کر اپنے کمرے کی اور چل دیا جب پیچھے سے جمال نے اپنی گمبھیر آواز میں اسے پڑھائی پر توجہ دینے کا حکم جاری کیا تھا، وہ پلٹ کر دیکھے بنا چلتا ہوا ڈائینگ روم سے باہر نکل گیا۔

جمال نے پانی کا گلاس اٹھا کر ابھی منہ کے قریب کیا ہی تھا کہ ایک وجود کے آنے کی آہٹ نے انکی توجہ اپنی جانب مبذول کی، انہوں نے گردن گھما کر دائیں جانب پیچھے کو دیکھا تو بیزاری ان کے انگ انگ میں سرایت کر گئی۔

وہ ان کی بیوی تھی جو ان کے ساتھ والی کرسی پر آ بیٹھی تھیں اور ان کی آنکھیں نم تھیں وہ بس رو دینے کو تھیں۔

www.kitabnagri.com

"طلاق کے بعد میں کیا کروں گی جمال؟ کہاں جاؤں گی؟ ابھی آٹھ سال کا بچہ ہے خضر بن ماں کے کیسے رہے گا"۔ ان کے لہجے میں التجائیں تھیں منتیں تھیں اور ان کی آنکھوں میں ڈھیروں حسرتیں ہلکورے لے رہی تھیں۔

"بار بار بحث کا کوئی فائدہ نہیں تابعہ! تمہیں پتہ ہے میں شروع سے مایا کو پسند کرتا ہوں، اس سے محبت کرتا ہوں اور پھر تم بھی تو اسے اپنے ساتھ رکھنے پر راضی نہیں ہو"

## Posted On Kitab Nagri

"میں کیسے آپ کو بانٹ سکتی ہوں جمال اور پھر وہ بھی اپنی ہی بہن کے ساتھ؟"۔ وہ چیخ دباۓ بس رو دینے کو تھی، بمشکل خود پر ضبط کئے ہوئے تھی، آنسوؤں کا ریلا باہر اُمنڈ آنے کو تیار تھا، جوا گلے ہی جملے پر ٹھاٹھیں مارتا باہر اُمنڈ آیا

"کیوں جلتی ہو اس سے، اس کی خوبصورتی سے؟" کوفت بھرے لہجے میں کہے گئے طنز نے ان کے رگ و پے میں سانپ کا ساز ہر بھر دیا، جوا نہیں تڑپا کر رکھ گیا۔ فقط ایک غیر متوقع طعنے کی آگ نے ان کے پورے وجود کو اپنی لپیٹ میں لے لیا

"خدا غرق کرے مجھے اگر میں ایسی سوچ بھی رکھتی ہوں تو"۔ آخر آنسوؤں نے آنکھوں کا بند توڑ دیا اور وہ زار و قطار بہنے لگے اور اندر کا خلفشار تھا کہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا

"تو پھر مان جاؤ اسے اپنے ساتھ رکھنے پر۔۔۔۔۔ ورنہ کاغذات پر میں تو دستخط کر ہی چکا ہوں تم بھی کر دو اور۔۔۔۔۔" وہ بولتے بولتے رک گئے، آگے کے الفاظ ابھی بے ترتیب تھے سو انہوں نے خاموش ہی رہنا بہتر سمجھا، یوں بھی کہے بنا ہی تابعہ کو وہ اُن کہے الفاظ سمجھ آ چکے تھے

"آدھی دولت لے جاؤ میری لیکن میں کسی صورت مایا کو اپنانے پر انکاری نہیں ہو سکتا؟"

"خضر میرے کے بغیر کیسے رہے گا اور میں کیسے جیوں گی اس کے بنا؟"۔ وہ اب ہچکولے کھاتی رو رہی تھی جمال نے بھی ہاتھ بڑھا کر آنسو نہیں پونچھے تھے اسکے، نہ ہی اسے چپ کرانے کی کوشش کی تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ جی بھر کے رولے تاکہ اس کا غم تھوڑا ہلکا ہو جائے مگر

## Posted On Kitab Nagri

غم کہاں ہے ہلکا ہونے والا تھا، طلاق ایک ایسا پہاڑ ہے جو دل کو کچل کر رکھ دیتا ہے تو تابعہ کا غم کیسے ہلکا ہو سکتا تھا جس کا دل لمحہ بہ لمحہ کچلا جا رہا تھا۔۔۔ جس کا بار بانٹنے والا کوئی نہ تھا سوائے اللہ کے، اور اس وقت تو اللہ بھی جیسے یہی چاہتا تھا کہ طلاق میں ہی بہتری ہے

"دیکھو تابعہ! اس کے سوا میرے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے میں تب سے محبت کرتا ہوں اس سے جب میں آٹھویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ اب قسمت نے ایک اور موقع دیا ہے مجھے، اسے طلاق دلوا کر میرے لئے بھیجا ہے۔۔۔ تو میں کیوں نہ۔۔۔؟"

"آپ اتنے پتھر دل کیسے ہو سکتے ہیں جمال؟"۔ جمال کی بات کاٹ کر تابعہ نے روتے ہوئے بے حد التجائیہ لہجے میں کہا تھا

"آپ کو اپنی خوشی کے آگے کوئی اور خوشی دکھائی ہی نہیں دیتی، کچھ اور سوچتا ہی نہیں آپ کو، اک کافر سے شادی کریں گے آپ؟ جبکہ آپ جانتے ہیں کہ تب تک آپ کی شادی نہیں ہو سکتی جب تک آپ مایا کو مسلمان نہ کر لیں اور مایا کبھی مسلمان نہیں ہونے والی"۔ تابعہ کا انداز لجاجت سے ہٹ کر اشتعال انگیزی کی طرف بڑھتا تھا، جمال اس کا دکھ سمجھ سکتے تھے مگر اپنی محبت کے ہاتھوں مجبور و لاچار تھے، وہ کبھی کسی پر اس طرح کا ظلم کرنے کے روادار نہیں تھے مگر حالات اور مجبوریاں انسان کو بہت کچھ کرنے پر مجبور کر دیتی ہیں، بے بس کر دیتی ہیں اور یہی حالت جمال کی بھی تھی، مایا کے علاوہ اسے کچھ اور سوچتا ہی نہ تھا

"ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا"۔ اب کی بار وہ تابعہ کے بائیں گال پر ہاتھ رکھ کر پیار سے کہہ رہے تھے، ان کی آنکھوں میں تابعہ کے لیے ہمدردی واضح تھی

## Posted On Kitab Nagri

"خود غرض ہو آپ"۔ تابعہ، جمال کا ہاتھ ایک جھٹکے سے پرے ہٹا کر چلاتی ہوئی بولی تھیں  
تابعہ کو روتا چھوڑ کر جمال دل گرفتگی سے اٹھ کر وہاں سے جا چکے تھے اور تابعہ بس پھپھک  
پھپھک کر روتی جا رہی تھیں، وہ اپنے شوہر کو چھوڑنا چاہتی تھی نہ بانٹنا۔ مگر تقدیر کے آگے کس کی  
چلی ہے آج تک۔۔۔۔۔ رونا لکھا ہو تقدیر میں تو ہنستے کو رولا دیتی ہے، ہنسنا لکھا ہو تقدیر میں تو روتے  
کو ہنسا دیتی ہے، نہ لکھی ہو تو میدان جنگ میں موت سے چھڑا لیتی ہے

جس سے وہ جی جان سے محبت کرتی تھی اسی نے اس کی بربادی کا بیڑا اٹھایا تھا، جو سوچ سے بھی عاری  
تھا وہ وقت اس کا مقدر بننے جا رہا تھا۔ اے کاش! خدا کبھی بھی کہیں ایک طرفہ محبت کا بیج نہ بوئے،  
جس کا ثمر ایک کھائے تو دوسرا روئے۔ روتے ہوئے گرم گرم آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر  
گالوں پر پھسلتے تھوڑی سے ٹپک کر اس کی جھولی میں گرتے جا رہے تھے، بڑے ارمانوں سے وہ جس  
جولی کو محبت سے بھرنے آئی تھی اس جھولی میں اب آنسو سمیٹ کر جانے والی تھی۔

Kitab Nagri

ستارہ سدرہ اور نیہاشیشے کا دروازہ اندر کود کھیل کر بک سنٹر میں داخل ہوئی تھیں، یہ وہ بک سنٹر تھا  
جہاں اس ناول کا پہلا ایڈیشن سب سے پہلے پہنچا تھا اور وہ اس کتاب کی پہلی گاہک تھیں  
کتاب خرید کر وہ بک سنٹر سے باہر آئیں تو بار بار پوچھا گیا کہ کار آنے پر آخر انہوں نے کال پک کر ہی لی،  
جس میں پوچھا بار بار پوچھ رہی تھی  
"کتاب ملا یا نہیں؟"

## Posted On Kitab Nagri

"مل گئی میری جان مل گئی، کتاب کی پہلی گاہک ہم تینوں ہی تھیں، کتاب کی خریداری کی شروعات ہم لڑکیوں کی ہاتھوں سے ہوئی ہے تو یقیناً خوب بکے گی یہ کتاب"۔ سدرہ کی بات پر نیہا اور ستارہ کھکھلا کر ہنسی تو دوسری طرف پوجا کا قہقہہ بھی سنائی دیا

"اچھا چل جلدی آ جاؤ پھر"۔ پوجا نے پر سکون ہوتے ہوئے کال کاٹ دی۔

ٹیکسی میں بیٹھ کر پوجا کے گھر کی طرف روانہ ہوئیں۔ ٹیکسی میں بیٹھیں کتاب کا معائنہ کرتے ہوئے وہ حیرت زدہ رہ گئیں۔

تینوں نے کتاب کی جلد پر نظریں دوڑائی تو ایک حیرت نے ان کے دماغوں کو اپنے حصار میں لے کر جکڑ لیا

"کتاب بھی "آشنا" اور پینٹنگ بھی "آشنا"؟؟"۔ نیہا، سدرہ کے ہاتھ سے کتاب لے کر جلد پر نظر دوڑاتی ہوئی بڑبڑاتی تھی۔

خریداری کے وقت انہوں نے کتاب کی جلد پر غور نہیں کیا تھا مگر اب۔۔۔۔!

وہ شہر کا مشہور ترین اور کافی بڑا بک سینٹر تھا وہاں کئی ریکس میں صرف "آشنا" بکس کی سینکڑوں جلدیں دیکھ کر وہ شدید حیرت زدہ رہ گئی تھیں، کہ اگر یہ کتاب اتنی زیادہ تعداد میں صرف ایک بک سنٹر پر موجود ہے تو باقی شہروں اور پورے ملک میں کتنی تعداد میں بکے گی۔۔۔ وہ سوچ کر ہی جھنجھلا گئی تھیں

"یہ ایک کتاب اور یہ پینٹنگ۔۔۔۔۔ کمال حیرت کی بات ہے یا کمال اتفاق کی؟؟"۔ نیہا کو لگایہ محض اتفاق ہے سو اس نے اپنی تصحیح کے لئے پوچھ لیا



## Posted On Kitab Nagri

"دونوں ہی ٹھیک ہیں" - ستارہ نے کہا۔۔۔ اور واقعی دونوں ہی ٹھیک تھے  
اب وہ تینوں یہی سوچ رہی تھیں کہ کیا خاص بات ہے اس پینٹنگ میں جو سمجھنے والے پانچ گنا قیمت  
بھی دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

.....

تینوں ٹیکسی سے اتر کر پوجا کے گھر میں داخل ہوئی تھیں گھر سے مندر کے لیے نکلنے کی تیاری کرتے  
پنڈت جی کو اور دائیں طرف ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی سبزی کاٹی ہوئی لکشمی شرما کو تینوں نے نمستے کہا  
اسی سیدھا پوجا کے کمرے میں گھس گئیں، جہاں آڑی تر چھی لیٹی پوجاٹی وی دیکھنے میں مگن تھی، ان  
کے آنے پر اچھل کر بیٹھ گئی

"کتنی دیر کر دی یار! اس سے اچھا تھا کہ میں بھی تم لوگوں کے ساتھ ہی چلی جاتی"۔ ٹی وی بند کرتے  
ہی ریموٹ ایک طرف رکھا اور شکوہ کناں نظروں سے انہیں دیکھنے لگی  
"ہاں تو چلی جاتی کوئی کہتا تھا گھر پر آرام کرو"۔ یہ کہتے ہوئے نہیہا اس کے پاس بیڈ پر بیٹھی تو سدرہ اور  
ستارہ بھی پاس ہی بیٹھ گئیں اور تینوں ہی بے تاثر چہرے سے اسے دیکھنے لگیں

"کیا ہوا ایسے پھکے چہرے لیے کیوں بیٹھی ہو۔۔۔ کتاب تو دو"۔ پوجا نے ان کے بے تاثر چہروں کو  
نظر انداز کر کے مسکراتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھا دیا، ستارہ نے کتاب اپنے بیگ سے نکال کر آگے  
بڑھائی، جسے پوجا نے کھینچنے کے انداز میں تھامتا تھا۔ کتاب پکڑتے ہوئے وہ مسکرا رہی تھی لیکن جب  
کتاب کی جلد پر نظر پڑی تو دل کی دھڑکنیں بے طرح سے

## Posted On Kitab Nagri

دھڑکنے لگیں، نظر اچانک سے ٹھہر گئی، مسکراہٹ الٹے پاؤں چلتی بنی، اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات کا، مسکراہٹ سے حیرت تک کا سفر خوب غور سے دیکھا تھا تینوں نے، اور حقیقتاً ایک پل کو حسد میں مبتلا ہوئی تھیں تینوں کہ وہ اس قدر خوبصورت اور پرکشش کیوں نہیں ہیں، جس قدر خوبصورت پوجا ہے۔

اپنی بیسٹ فرینڈ سے حسد؟؟ غیر محسوس انداز میں زدہ نظر اس نے تینو سہیلیوں کے چہروں پر ڈالی وہ بھی اسی حیرت سے پوجا کو گھور رہی تھیں

"یہ ---- یہ ---- یہ سب ---- کیا؟؟" حتی الامکان خود کو نارمل رکھنا چاہا مگر پھر بھی ہکلا گئی، الفاظ تو جیسے خلق سے نکلا ہی نہیں چاہتے تھے

"اس کا جواب تو تمہارے پاس ہے پوجا کہ یہ سب کیا ہے؟۔۔۔ آخر ہے کیا اس پینٹنگ میں جو اس نے اپنی کتاب پر چھپوا دی سدرہ جانتی تھی کہ جواب صرف پوجا ہی دے سکتی ہے مگر پوجا انہیں اس پینٹنگ کے متعلق کیسے سمجھاتی اسے خود سمجھ نہیں آ رہا تھا

"میں نے پہلے بھی کہا تھا سدرہ کہ سمجھا نہیں پاؤں گی"۔ پوجا وارفتگی سے کہتے ہوئے کہیں کھوئی ہوئی محسوس ہوئی

"لیکن خضر کو یہ پینٹنگ کہاں سے ملی؟" پوجا کو جیسے ایک دم سے آیا

"یقیناً اس لڑکے نے جس نے پانچ گناہ قیمت پر خریدی تھی اس نے خضر جمال کو دس گنا یا اس سے بھی زیادہ قیمت پر بیچ دی ہوگی، آخر فن کی قدر کرنے والا تو اپنے فن کو انمول سمجھتا ہے، اور اس

## Posted On Kitab Nagri

انمول کو حاصل کرنے کے لئے ہر مول کو بے مول سمجھتا ہے اور یقیناً خضر کو تمہارے فن کی قدر ہے "نیہا نے فلسفہ جھاڑتے ہوئے اپنی بات ان کے ساتھ ساتھ جیسے خود کو بھی سمجھانا چاہی تھی "جو بھی ہو پوجا۔۔۔ یہ خضر تمہارے فن کا فین لگتا ہے"۔ ستارہ نے بھویں اچکاتے ہوئے اسے چھیڑنے کی غرض سے کہا تھا پوجا کی آنکھوں میں بھی خوشی کی لہر دوڑ گئی، جسے تینوں سہیلیوں نے واضح محسوس کیا تھا مگر پوجا تھی کہ اپنی خوشی ظاہر کرتے ہوئے شرمسار ہی تھی "ہنس دو خدا کی بندی! اس میں شرم مانے والی کیا بات ہے؟"۔ سدرہ نے ہنستے ہوئے اس کے گھٹنے کو جھنجھوڑا تھا

"میں کہاں شرمسار ہی ہوں۔۔۔ کوئی فین وین نہیں ہے میرے فن کا، محض اتفاق ہے یہ"۔ پوجا ابھی بھی اپنی خوشی چھپا رہی تھی مگر ان تینوں نے ایک دوسرے کو ایک نظر دیکھتے ہی طے کر لیا کہ اسے ہنسا کر رہیں گی۔۔۔ اور اگلے ہی پل انہوں نے یہ کر دکھایا "اُووووووو ں ں ں۔۔۔ ہوووووو ں ں ں"۔ تینوں نے مل کر گنگنانے والے انداز میں سُربلند کیے تھے جس پر پوجا اپنی ہنسی ضبط نہ کر سکی اور کھکھلا کر ہنس دی اور شرماتے ہوئے چہرے کو ہاتھوں کی اوک میں چھپالیا، جس پر تینوں سہیلیاں بھی گھل کر ہنس دیں۔

.....

"اسلام پورہ" نامی چھوٹا سا گاؤں۔۔۔ آس پاس کے تمام گاؤں کے مقابلے میں سب سے کم گھر / مکان اسی گاؤں میں تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

ایسا نہیں تھا کہ یہ بہت زیادہ چھوٹا گاؤں تھا، ایک مناسب رقبے کا تھا لیکن اس میں تمام مکان تھوڑے تھوڑے فاصلے پر تعمیر تھے، ایک محلے میں جہاں 15 گھر بن سکتے تھے وہاں محض چھ سے سات مکان قائم تھے

اس کا جدید طرز کا بہت بڑے رقبے پر پھیلا محل نما گھر، گاؤں کے سب سے بڑے اور اکلوتے میدان نما چوک میں تعمیر پوری آب و تاب سے کھڑا تھا، جس کی خوبصورتی آنکھوں کو حیرہ کرتی تھی، باہر سے دیکھنے والوں کے لئے اس کو اندر سے دیکھنے کا اشتیاق بے اختیار ہوتا تھا۔

اس گاؤں کی تمام سڑکیں کھلی کھلی اور پلین تھیں، اس قدر سیدھی کہ گاؤں میں آنے والے نئے شخص کو سڑکوں پر خاکی رنگ کے قالین کا گمان ہوتا تھا، اور یہ سب مہربانیاں جمال سکندر کی تھیں جنہوں نے خاص طور پر اس گاؤں کی تمام کچی اور ٹیڑھی میڑھی سڑکوں کو سیدھا، برابر اور صاف کروایا تھا۔

چند سال پہلے خضر نے فراری کی مانگ کرتے ہوئے اپنی خواہش کا اظہار کیا تو جمال سکندر نے بہت سوچ بچار کر کے سب سے پہلے گاؤں کی سڑکوں پر ذاتی خرچے سے کام کروایا پھر امریکا سے فراری امپورٹ کروا کر خواہش کا احترام کرتے ہوئے اسے پورا کیا۔

کھلی چھت والی سرخ رنگ فراری اس محل نما گھر کے باہر آکر گیٹ کے بالکل سامنے رکی، جس میں سے تینوں دوست پر سٹائل سے نکلے تھے۔

جب بالکل سامنے دیکھا تو مین گیٹ کے باہر اس کی سوتیلی ماں جمال، جو اسے سگے بیٹوں سے بڑھ کر پیار کرتی تھیں اور وہ بھی ان سے ویسے ہی چاہت کرتا تھا، باپ جمال سکندر، سکیورٹی گارڈ غفور

## Posted On Kitab Nagri

میاں، جن کی عمر ساٹھ سال سے اوپر تھی، اور ملازم بابا ثناء اللہ اس کے سب سے پرانے باورچی، جن کی عمر تقریباً 70 کے قریب تھی، سبھی ہاتھوں میں گلاب کے پھولوں والے ہار لیے جو شیلی خوشی چہرے پر سجائے خضر کے استقبال کے لیے منتظر کھڑے تھے۔

خضر کے ہاتھ میں اس کی اپنی نئی کتاب "آشنا" تھی جسے اس نے بائیں ہاتھ میں تھام رکھا تھا، تینوں کی آنکھوں کی چمک اندر کی خوشی کی غماز تھی۔ جیسے ہی فراری نے گھر کے سامنے بریک لگائی تھی، گاؤں کے کافی لوگ بھی ارد گرد جمع ہونے لگے تھے، کچھ راہگیروں نے بھی رک کر تماشہ دیکھنا غنیمت جانا اور اپنی اپنی جگہوں پر رک کر خضر کی طرف گھوم گئے، وہ ایسے تماشو سے ہمیشہ لطف اٹھایا کرتے تھے اور پھر یہاں تو آئے روز تماشہ ہوتا رہتا تھا اور جس شخص کا تماشہ بنتا تھا وہ جناب محترم خضر جمال ٹھاکر صاحب تھے۔

اکثر تماشے محض خوف کا پیغام دیتے ہیں لیکن جو تماشہ اس گاؤں میں لگتا تھا وہ قہقہوں اور معلومات کا خزانہ ہوتا تھا جسے جتنا مرضی چرایا جاتا یہ ختم نہ ہوتا تھا، یہ تماشہ گاؤں والوں کے پسندیدہ ترین مشاغل میں سے ایک تھا

"اے کافر!!!"- ایک آواز نے خضر کے گھر کی طرف بڑھتے ہوئے قدم روک دیے تھے یقیناً کسی نے طنز بھر مذاق کیا تھا۔

یہ لقب اسے اس گاؤں کی طرف سے ملا تھا جسے ادا کرتے ہوئے گاؤں والے بڑا حظ اٹھاتے تھے۔



## Posted On Kitab Nagri

"جب خدا نے فن تیرے ہاتھ میں رکھا ہے تو تو زبان کا استعمال کیوں کرتا ہے؟"۔ دائیں جانب سے ایک اونچی پرانی دوکان سے سے نکلتا گو گانائی ہاتھ میں استراء پکڑے اسے لہراتے ہوئے خضر کو طعنہ دیتا سوال پوچھ رہا تھا۔

"تیری ماں کی۔۔۔" غصے سے لال راج اس کی طرف بڑھا ہی تھا کہ خضر کے اشارے پر وہیں رک گیا ایک پیاری سی مسکراہٹ خضر کے چہرے پر پھیلی تھی، جو کہہ رہی تھی کہ "اس سوال کا جواب ہے میرے پاس۔۔۔ لیکن تم لوگ سمجھ نہیں پاؤ گے" کہ تبھی ایک اور آواز سارے میں پھیلنے لگی "کچھ لوگوں کا فن ہاتھوں میں ہوتا ہے، کچھ لوگوں کا زبان میں اور کچھ کا دماغ میں۔ اس کا فن اس کے ہاتھوں میں ہے پھر بھی یہ زبان کا استعمال کرتا ہے اور دماغ تو ہے ہی نہیں پھر بھی اسے استعمال کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔۔۔" ہا ہا ہا۔ "بائیں جانب دور ایک لوہے کی بنی کینٹین نما دوکان (پان شاپ) کے پاس کھڑے مولوی سعد رفیق کی آواز فضاء میں بلند ہوئی تھی، جو اپنی دوکان سے باہر نکل کر دس پندرہ قدم آگے آتا ہوا بولتا جا رہا تھا، تماشہ دیکھنے آ رہا تھا یا تماشا کرنے۔۔۔ خدا ہی جانے۔

مولوی سعد رفیق ہاتھ میں پان کی گھوری پکڑے گو گے نائی کو مخاطب کئے خضر کو طعنہ دیتے ہوئے کہہ رہا تھا، بات مکمل کر کے مولوی سعد نے منہ کھول کر پان دائیں طرف ٹھونسا تو بیک آواز سارے مجھے کا قہقہہ نکلا۔

اس مجھے میں ہنسنے والے مولوی اسد اللہ، علامہ نصیر الدین، مولوی شعیب کے علاوہ دوپادری اور دو پنڈت حضرات بھی شامل تھے۔ علامہ نصیر الدین اور مولوی اسد اللہ کے علاوہ باقی سب بہت دیر

## Posted On Kitab Nagri

تک منہ کھولے ہنستے رہے تھے، خضر کے چاہنے والوں کو تو خوب اُبال اُٹھ رہا تھا مگر حضر کا پر سکون چہرہ دیکھ کر سب صبر سے کام لے رہے تھے، خضر کی طرح ہی خاموش کھڑے تھے، حریفوں کا یہ عمل محض حضر کو غصہ دلانے کے لئے تھا جو اس طرح کی باتوں کا بہت ہی کم غصہ کیا کرتا تھا! بس مسکرا دیتا تھا جیسے کہہ رہا ہوں کہ لگے رہو۔۔۔ خوش رہو!

اسے شام بھی خضر نے محض مسکرانے پر اکتفا کیا اور آگے بڑھ گیا۔ بیرونی دروازے پر کھڑے چاروں عزیزوں سے اپنے گلے میں ہار جمائل کروا کر سب سے بڑے عاجزی اور احترام سے مل کر اندر داخل ہو گیا۔ جس پر ہنسنے والے مذاہب کے ٹھیکیدار ڈھیٹ ہو کر دانت پیستے رہ گئے، اور خضر بھی تو یہی چاہتا تھا وہ اچھا چہرہ شناس تھا وہ ان کو اندر سے سمجھ گیا تھا کہ وہ اسے غصہ دلانا چاہ رہے ہیں مگر خضر نے کمال مہارت سے ان کی بچھائی بسات ان ہی پر الٹ دی۔

.....  
Kitab Nagri

- "آشنا" ایک بھاری بھر کم آواز نے سب کی توجہ اپنی طرف مبذول کی، "تصویر تو کافی شاندار چھپوائی ہے تم نے! خود بنائی ہے کیا؟"

"ارے میں کہاں اتنی زبردست تصویر بنا سکتا ہوں بابا!، پتہ نہیں کس بے نام مصورہ نے میری سوچ کی لہروں کو رنگوں میں گھول کر ایسی جاندار پینٹنگ بنائی ہے، اس نے قائل کر لیا ہے اپنی مصوری کا مجھے، گریٹ پینٹر!!!" - خضر بہت ساری تعریف کرنا چاہتا تھا اس تصویر اور مصورہ کی لیکن اس کے پاس الفاظ نہیں تھے جنہیں وہ تعریفوں کی تسبیح میں پروا نہ کر سکتا لیکن ان سب نے اس

## Posted On Kitab Nagri

کے دل کا حال باخوبی سمجھ لیا تھا جس شدت سے وہ مصوری اور مصورہ کی تعریفیں کر رہا تھا لیکن اس کے بعد بھی کوئی بھی اس پینٹنگ کو سمجھنے سے قاصر تھا، مصوری کو سمجھنے کی آنکھ بھی خدا سبھی کو نہیں دیا کرتا۔

جیسے مستریوں کا کام میراثیوں کی سمجھ میں نہیں آتا، خالص کسان بجلی کا کام نہیں کر سکتا، جیسے زمیندار لوہے کی فنکاری سے ناواقف ہوتا ہے، ویسے ہی کسی دوسرے شعبے سے تعلق رکھنے والا مصوری کو اس طرح نہیں سمجھ سکتا جس طرح ایک مصور کی ذہنیت اور ہنر رکھنے والا سمجھ سکتا ہے۔ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھاتے ہوئے سب کے چہرے پھولوں کی طرح کھلے ہوئے تھے، میز پر بہت سارے لوازمات سجائے گئے تھے، راج نے تو دو پلیٹس تمام لوازمات کی اوپر تک بھر لی تھیں جیسے ابھی کھانا اٹھا لیا جائے گا، یا جتنا کھانا ہے ابھی کھا لو ورنہ کھانا دنیا سے ہی ختم کر دیا جائے گا۔

وہ سب کتاب کے شائع ہونے پر منعقد ہونے والی تقریب میں کی گئی خضر کی تقریر پر باتیں کر رہے تھے، عثمان خضر کی تقریر کے چنداں پہلو ہانیہ کو بتا رہا تھا اور تعریفوں کے پل باندھ باندھ کر سب کو نقشہ دکھا رہا تھا جسے سن کر سبھی خوش ہو رہے تھے۔

اور دوسری طرف راج اس طرح کھا رہا تھا جیسے چند منٹ بعد ہی اس کی موت کے فرشتے کے ساتھ روانگی ہو اور یہ اس کا آخری ڈنر (Dinner) ہو۔

خضر اور جمال سکندر ایک ساتھ بیٹھے تھے، جمال سربراہ کرسی پر براجمان تھے جبکہ خضر انکی دائیں طرف بیٹھا تھا، دایاں ہاتھ بڑھا کر جمال نے خضر کے سامنے پڑی کتاب کو اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور اسے دیکھتے ہوئے خضر سے تبصرہ کرنے لگے۔

## Posted On Kitab Nagri

"اچھا تو کب تک یہ لکھاری کا شعبہ اختیار کیے رہو گے، یہ پارٹ ٹائم کام ہے پر فیشنل نہیں،،، چھوڑو اس کام کو جہاں سے چند لاکھ روپے کما رہے ہو، اپنے بزنس کی طرف دھیان دو میرے ساتھ رہ کر بزنس کو سمجھو، کچھ سیکھو اور کروڑوں کماؤ۔ اتنی فیکٹریاں اکیلے سنبھالتے سنبھالتے میں تھک چکا ہوں"

"ارے بابا۔۔۔ آپ سے کس نے کہا کہ میں یہ کام پیسوں کے لئے کر رہا ہوں؟ بس اپنا پیغام دنیا تک پہنچانا چاہتا ہوں اور کچھ سوالوں کے جواب چاہتا ہوں، باقی سب ٹھیک ہے۔۔۔ اور بزنس میں مجھے کبھی دلچسپی نہیں رہی یہ بات آپ اچھی طرح جانتے ہیں پھر کیوں آپ ایک بات کو بار بار دہراتے ہیں۔

اتنے سالوں سے آپ مسلسل سات فیکٹریاں چلا رہے ہیں کروڑوں نہیں، اربوں روپے بینکوں میں پڑے ہیں، کہاں لے کر جائیں گے ہم میں اتنی دولت؟ کوئی تو ہونا چاہیے خاندان میں دل کھول کر خرچ کرنے والا۔

اور پھر یہ بھی نہیں پتہ کہ دفنائے جائیں گے یا جلانے جائیں گے ورنہ وہاں کسی کی تجوری کا انتظام ہی کر لیں۔" اس نے کمال تمہید باندھ کر اپنے دل کی بات کہہ دی تھی جس نے سب کو سٹپٹا کر رکھ دیا تھا، اور ہانیہ بھی چونک کر پلیٹ سے نظریں اٹھا کر پہلے حضر کو پھر جمال کو دیکھنے لگیں۔۔۔ جبکہ راج کا ہاتھ جگالی کرتے منہ کے قریب جا کر رک گیا، اور عثمان پانی کا گھونٹ لگاتے ہوئے اچھو لگنے سے بال بال بچا اور جمال کے تن بدن میں تو آگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔

## Posted On Kitab Nagri

"ہم مسلمان ہیں اور قبر میں دفن ہونگے، جلائے جانے کی رسم ہندوؤں میں ہوتی ہے۔" وہ حضری کی اتنی سی بات پر آگ گولہ ہو کر غرائے تھے یا چنگھاڑے تھے مگر ان کی آواز تھرا دینے والی تھی۔

"ہم نہیں آپ!!!۔۔۔ مجھے ابھی مسلمان نہ کہیں۔۔۔ مجھے ڈاؤٹ ہے۔" جمال کا غصہ دیکھ کر خضر کے تیور بھی پل بھر میں بدل گئے، سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا۔۔۔

باپ بیٹوں کی کبھی نہیں بنی تھی تو آج کیا خاک بنتی؟؟؟

"ایک ہی موضوع پر ہر بار جھگڑا کرنا ضروری ہے؟" ہانیہ نے ہر بار کی گفتگو سے اکتا کر اشتعال سے کہا

"کیسی کافروں والی باتیں کرتا ہے یہ۔" ہانیہ سے کہنے کے بعد وہ حضری کی طرف دیکھنے لگے

"دفع ہو جاؤ یہاں سے ورنہ میں گلاس اٹھا کر سر پر دے ماروں گا تمہارے۔" جمال نے طیش کے عالم میں کانچ کا گلاس اٹھانا چاہا تو ہانیہ نے جمال کے گلاس پر رکھے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر روکا تو وہ رک گئے، ماحول میں تناؤ بڑھ چکا تھا جو سب کے گلے میں پھندا محسوس ہونے لگا،

خضر ایک جھٹکے سے اٹھا اور لات مار کر کرسی پر گئے ڈھکیلتا ہوا مڑا اور چلتا بنا

"خضر۔۔۔ رکو۔۔۔ بات سنو بیٹا۔۔۔ رکو تو۔۔۔ خضر۔۔۔ خضر۔۔۔" لفظ ہانیہ کے منہ میں ہی دم توڑ گیا، ہانیہ حضری کو جاتا دیکھ کر بے بسی سے پیچھے سے آوازیں دے رہی تھیں، پھر غصے سے جمال کو گھورنے لگیں



## Posted On Kitab Nagri

"کتنے عرصے بعد تو صلح کی آپ نے اور آج دو دن بعد جھگڑا بھی کر لیا، وہ تو بچہ ہے ابھی۔۔۔ آپ تو سمجھا کریں۔" ہانیہ شکوہ جھڑنے کے بعد اب انہیں سمجھانے لگیں، ماحول کی کشیدگی کو کم کرنے کی ناکام سی کوشش کرنے لگیں

"جمال! غصہ عقل کو کھا جاتا ہے تھوڑا ضبط کرنا سیکھیں، کب تک دیوار بنی رہے گی آپ باپ بیٹوں کے بیچ؟"

"کبھی تو خدا کا خوف دلایا کرو اسے۔۔۔ یوں بات بات پر مذہب بدلنا بڑے فخر کی بات ہے؟ کب تک اس کے گناہوں پر پردہ ڈالتا رہوں گا میں، سارا شہر اسے کافر کافر کہتا پھرتا ہے، کتنی تکلیف ہوتی ہے یہ سن کر مجھے جانتی ہو تم، باپ ہوں اس کا ہمیشہ اس کے فائدے کی بات ہی کروں گا، بھلا کونسا باپ ہے جو اپنی اولاد کا نقصان چاہے گا؟" ان کا لہجہ پر ملال تھا ان کے الفاظ سے ان کا دکھ صاف چھلگ رہا تھا، ہانیہ بھی بھلا کیا کہتیں، کیسے مداوا کرتیں، ان کے پاس الفاظ ہی نہیں تھے جن سے وہ جمال کو تسلی دے سکتیں۔

"اور تم دونوں نگوں کو مہلت نہیں ملتی اس کمبخت کو سمجھانے کی؟"۔ جمال کی توپوں کا رخ اب راج اور عثمان کی طرف تھا، اب شامت کی باری ان کی تھی جو دل تھا مے خاموشی سے تماشہ دیکھ رہے تھے، بمشکل دونوں نے تھوک نکل کر گلہ تر کیا۔

"ارے انکل! ایک دفعہ سمجھایا تھا اسے لیکن اس نے آگے سے ہمیں ہی سمجھا دیا، پھر بات ہماری سمجھ میں آگئی کہ ایسے سمجھ دار انسان کو سمجھانا کسی پاگل کا کام ہی ہو سکتا ہے سمجھدار کا نہیں۔" عثمان نے بات مذاق میں کی تھی لیکن بات میں گہرائی تھی، واقعی خضر جیسے انسان کو سمجھانا کسی ایسے

## Posted On Kitab Nagri

پاگل کا کام تھا جو حضر جیسا سمجھ دار ہو اور اسی کے جیسا پاگل بھی، جو سر پٹخ پٹخ کر بالکل حضر کی طرح اپنی بات کو درست ثابت کروائے، باقاعدہ دلیلوں کے ساتھ۔ جس میں حاضر دماغی کا ٹچ بھی شامل ہو۔

"بھوک ہی ماری اس لڑکے نے تو"۔ جمال پلیٹ پرے کھسکاتے ہوئے بد دلی سے کھڑے ہوئے اور میز پر پڑا اپنا موبائل اور کوہیاء کمپنی کا برانڈڈ سگار کیس لائٹر سمیت اٹھاتے ہوئے اپنے کمرے کی اور چل دیئے، جبکہ ہانیہ تو فقط "آہ" بھر کر رہ گئیں۔

جاری ہے۔۔۔۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

[www.kitabnagri.xyz](http://www.kitabnagri.xyz)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی وٹس اپ کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

**whatsapp \_ 0335 7500595**

